Postal Reg.No PB/1023/2001

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 50 شمارہ 49

ہفت روزہ

بدر

قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

20 رمضان 1422 ہجری / 6 فتح 1380 ہش / 6 دسمبر 2001ء

اخبار احمدیہ

قادیان 1 دسمبر 2001ء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں الحمد للہ۔ کل حضور نے مسجد فضل میں خطبہ ارشاد فرمایا اور رمضان المبارک کی مناسبت سے دعاؤں کی برکات و اہمیت پر بصیرت افروز تفصیل بیان فرمائی۔

پیارے آقا کی صحت و سلامتی کاملہ شفایابی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔

میں یقیناً جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے قرب سے زیادہ دور پھینکنے والی اور حقیقی نیکی کی طرف آنے سے روکنے والی بڑی بات یہی ذات کا گھمنڈ ہے

کیونکہ اس سے تکبر پیدا ہوتا ہے اور تکبر ایسی شئے ہے کہ وہ محروم کر دیتا ہے

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

ہماری جماعت (جس سے مخالف بغض رکھتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ یہ جماعت ہلاک اور تباہ ہو جاوے) کو یاد رکھنا چاہئے کہ میں اپنے مخالفوں سے باوجود ان کے بغض کے ایک بات میں اتفاق رکھتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے چاہا ہے کہ یہ جماعت گناہوں سے پاک ہو اور اپنے چال چلن کا عمدہ نمونہ دکھاوے وہ قرآن شریف کی تعلیم پر سچی عامل ہو۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع میں فنا ہو جاوے۔ ان میں باہم کسی قسم کا بغض و کینہ نہ رہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے ساتھ پوری اور سچی محبت کرنے والی جماعت ہو۔ لیکن اگر کوئی شخص اس جماعت میں داخل ہو کر بھی اس غرض کو پورا نہیں کرتا اور سچی تبدیلی اپنے اعمال سے نہیں دکھاتا وہ یاد رکھے کہ دشمنوں کی اس مراد کو پورا کر دے گا وہ یقیناً ان کے سامنے تباہ ہو جاوے گا۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ کسی کا رشتہ نہیں اور وہ کسی کی پرواہ نہیں کرتا۔ وہ اولاد جو انبیاء کی اولاد کہلاتی تھی یعنی بنی اسرائیل جن میں کثرت سے نبی اور رسول آئے اور خدا تعالیٰ کے عظیم الشان فضلوں کے وہ وارث اور حقدار ٹھہرائے گئے تھے لیکن جب اس کی روحانی حالت بگڑی اور اس نے راہ مستقیم کو چھوڑ دیا سرکشی اور فسق و فجور کو اختیار کیا نتیجہ کیا ہوا؟ وہ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ (البقرہ) کی مصداق ہوئی۔ خدا تعالیٰ کا غضب ان پر ٹوٹ پڑا۔ اور ان کا نام سؤر اور بندر رکھا گیا۔ یہانتک وہ گر گئے کہ انسانیت سے بھی ان کو خارج کیا گیا۔ یہ کس قدر عبرت کا مقام ہے۔ بنی اسرائل کی حالت بروقت ایک مفید سبق ہے۔ اسی طرح یہ قوم جس کو خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے بنایا ہے وہ قوم ہے کہ خدا تعالیٰ اس پر بڑے بڑے فضل کرے گا۔ لیکن اگر کوئی اس جماعت میں داخل ہو کر خدا تعالیٰ سے سچی محبت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اور کامل اتباع نہیں کرتا وہ چھوٹا ہو یا بڑا کاٹ ڈالا جائے گا اور خدا تعالیٰ کے غضب کا نشانہ ہوگا۔ پس تمہیں چاہئے کہ کامل تبدیلی کرو اور جماعت کو بدنام کرنے والے نہ ٹھہرو۔

بعض نادان ایسے بھی ہیں جو ذاتوں کی طرف جاتے ہیں اور اپنی ذات پر بڑا تکبر اور ناز کرتے ہیں۔ بنی اسرائیل کی ذات کیا کم تھی جن میں نبی اور رسول آئے تھے لیکن کیا ان کی اس اعلیٰ ذات کا کوئی لحاظ خدا تعالیٰ کے حضور ہوا۔ جب اس کی حالت بدل گئی۔ ابھی میں نے کہا ہے کہ ان کا نام سؤر اور بندر رکھا گیا اور اسے اس طرح پر انسانیت کے دائرہ سے خارج کر دیا۔ میں نے دیکھا ہے کہ بہت لوگوں کو یہ مرض لگا ہوا ہے۔ خصوصاً سادات اس مرض میں بہت مبتلا ہیں۔ وہ دوسروں کو حقیر سمجھتے ہیں اور اپنی ذات پر ناز کرتے ہیں۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے ذات کچھ بھی چیز نہیں ہے۔ اور اسے ذرا بھی تعلق نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو سید ولد آدم اور افضل الانبیاء ہیں انہوں نے اپنی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے صاف طور پر فرمایا کہ اے فاطمہ تو اس رشتہ پر بھروسہ نہ کرنا کہ میں پیغمبر زادی ہوں قیامت کو یہ ہرگز نہیں پوچھا جاوے گا کہ تیرا باپ کون ہے۔ وہاں تو اعمال کام آئیں گے میں یقیناً جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے قرب سے زیادہ دور پھینکنے والی اور حقیقی نیکی کی طرف آنے سے روکنے والی بڑی بات یہی ذات کا گھمنڈ ہے کیونکہ اس سے تکبر پیدا ہوتا ہے اور تکبر ایسی شئے ہے کہ وہ محروم کر دیتا ہے۔ علاوہ ازیں وہ اپنا سارا سہارا اپنی غلط فہمی سے اپنی ذات پر سمجھتا ہے کہ میں گیلانی ہوں یا فلاں سید ہوں حالانکہ وہ نہیں سمجھتا کہ یہ چیزیں وہاں کام نہیں آئیں گی۔ ذات اور قوم کی بات تو مرنے کے ساتھ ہی الگ ہو جاتی ہے۔ مرنے کے بعد اس کا کوئی تعلق باقی رہتا ہی نہیں اس لئے اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں یہ فرماتا ہے مَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ (الزلزال) کوئی برا عمل کرے خواہ کتنا ہی کیوں نہ کرے اس کی پاداش اس کو ملے گی۔ یہاں کوئی تخصیص ذات اور قوم کی نہیں اور پھر دوسری جگہ فرمایا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ (الحجرات) اللہ تعالیٰ کے نزدیک مکرم وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔

پس ذاتوں پر ناز اور گھمنڈ نہ کرو کہ یہ نیکی کے لئے روک کا باعث ہو جاتا ہے۔ ہاں ضروری یہ ہے کہ نیکی اور تقویٰ میں ترقی کرو خدا تعالیٰ کے فضل اور برکات اسی راہ سے آتے ہیں۔ میں خوب جانتا ہوں کہ ہماری جماعت اور ہم جو کچھ ہیں اسی حال میں اللہ تعالیٰ کی تائید اور اس کی نصرت ہمارے شامل حال ہوگی کہ ہم صراط مستقیم پر چلیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اور سچی اتباع کریں۔ قرآن شریف کی پاک تعلیم کو اپنا دستور العمل بنا دیں اور ان باتوں کو ہم اپنے عمل اور حال سے ثابت کریں نہ صرف قال سے۔ اگر ہم اس طریق کو اختیار کریں گے تو یقیناً یاد رکھو کہ ساری دنیا بھی مل کر ہم کو ہلاک کرنا چاہے تو ہم ہلاک نہیں ہو سکتے اس لئے کہ خدا ہمارے ساتھ ہوگا لیکن اگر ہم خدا تعالیٰ کے نافرمان اور اس سے قطع تعلق کر چکے ہیں تو ہماری ہلاکت کے لئے کسی کو منصوبہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ کسی مخالفت کی حاجت نہیں۔ وہ سب سے پہلے خود ہم کو ہلاک کر دے گا۔

ہمیشہ سے سنت اللہ اسی طرح پر چلی آئی ہے۔ جب بنی اسرائیل نے خدا تعالیٰ کی نافرمانی اختیار کی اور اس نے گناہ کیا۔ خدا تعالیٰ نے اس قوم کو ہلاک کیا۔ حالانکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پیغمبر ان میں موجود تھے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ گناہ سے سخت بیزار اور متنفر ہے۔ وہ کبھی پسند نہیں کر سکتا کہ ایک شخص بغاوت کرے اور اس کو سزا نہ دی جاوے۔

یہ بات بھی خوب یاد رکھو کہ گنہگار خدا تعالیٰ پر ایمان اور یقین نہیں رکھتا۔ اگر ایمان رکھتا تو ہرگز گناہ کرنیکی جرأت نہ کرتا۔ حدیث میں جو آیا ہے کہ چوری کرنے والا یا زانی یا بدکار اپنے فعل کے وقت مومن نہیں ہوتا۔ اس کا بھی یہی مطلب ہے کیونکہ سچا ایمان تو گناہ سے دور کرتا ہے اور شیطان کی کشتی میں وہ شیطان پر غالب آجاتا ہے۔ (ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۱۸۷ تا ۱۹۰)

منیر احمد حافظ آبادی ایم-اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

یہ عالمی عید جو جماعت کی طرف سے منائی جارہی ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے دائرہ اور وسعتوں میں پھیلتی چلی جارہی ہے

کل عالم میں بیک وقت منائی جانے والی عید جس میں ایک صوتی اور تصویری رابطے کے ذریعہ ایک کروڑ آدمی شامل ہوں یہ ایک نیاباب ہوگا اسلام کی فتوحات میں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس طرح اس ساری دنیا کو ایک عالمی ملت میں تبدیل کیا جائے گاجو خوشیوں میں بھی اکٹھی ہوگی اور اپنی محنتوں اور جہاد کی کوششوں میں بھی اکٹھی ہوگی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عیدوں اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں عید اور عید سے وابستہ خوشیوں کا ایمان افروز اور روح پرور تذکرہ

خطبہ عیدالفطر فرمودہ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
بتاریخ ۲۱/فروری ۱۹۹۶ء بمطابق ۲۱/تبلیغ ۱۳۷۵ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن(برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا:

آج عید کا مبارک دن ہے جو خوشیوں کا دن ہے لیکن یہ خوشیاں اسلامی رنگ میں منائی جاتی ہیں اور اسلامی رنگ ہی میں منائی جائیں گی۔ تمام دنیا میں اس وقت جو احمدی احباب بھی ہماری اس عید کے ساتھ ٹیلی ویژن رابطہ کے ذریعہ شامل ہیں ان کو اور جو آج نہیں تو کل شامل ہونگے جبکہ دوسرے ایسے علاقوں میں بھی ویڈیوز پہنچیں گی جہاں ابھی تک براہ راست رابطہ نہیں ہے۔ ان سب کو میں اپنی طرف سے اور آپ سب کی طرف سے جو یہاں شامل ہیں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور عید مبارک کا تحفہ پیش کرتا ہوں۔

یہ عالمی عید جو جماعت کی طرف سے منائی جارہی ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے دائرہ اور وسعتوں میں پھیلتی چلی جارہی ہے اور ایک دن ایسا آئے گا جبکہ، بعید نہیں کہ خدا کرے کہ ہماری زندگیوں ہی میں آئے کہ ہماری عید میں کروڑ احمدی یا اس سے زائد شامل ہونگے اور کل عالم پر بیک وقت منائی جانے والی عید جس میں ایک صوتی اور تصویری رابطے کے ذریعے ایک کروڑ آدمی شامل ہوں یہ ایک نیا باب ہوگا اسلام کی فتوحات میں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس طرح اس ساری دنیا کو ایک عالمی ملت میں تبدیل کیا جائے گا جو خوشیوں میں بھی اکٹھی ہوگی اور اپنی محنتوں اور جہاد کی کوششوں میں بھی اکٹھی ہوگی۔

آج کے خطبہ کے لئے میں نے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی زندگی سے کچھ ایسے نظارے اکٹھے کئے گئے ہیں جو آپ کے سامنے پیش کروں گا جن کا عید منانے سے تعلق ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کیسے عید منایا کرتے تھے تو وہ چند جھلکیاں ہیں جو آپ کے سامنے ہوں تو آپ کی عیدوں کو بھی پر رونق کر دیں گی اور آپ کی عیدوں میں بھی نور بھر دیں گی۔

صحیح مسلم کتاب صلوٰۃ العیدین میں روایت ہے جو حضرت جابرؓ بن عبداللہ سے ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ساتھ عید کی نماز کے دن حاضر ہوا۔ آپؐ نے خطبہ سے قبل نماز پڑھائی (جیساکہ ہم ہمیشہ اسی سنت کے مطابق خطبہ سے پہلے نماز پڑھاتے ہیں) جس سے پہلے نہ تو اذان دی گئی اور نہ ہی اقامت کہی گئی۔ پھر نماز سے فارغ ہوکر آپ بلالؓ کا سہارا لیتے ہوئے کھڑے ہوئے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ آخری ایام کی عیدوں میں سے کوئی عید ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جب جنگ احد کے بعد زخمی ہونے کی وجہ سے یا یہود کے زہر دینے کی وجہ سے کمزور ہوئے ہیں تو تب آپ نے سہارا لینا شروع کیا ورنہ کسی سہارے کی ضرورت نہیں تھی۔ تو بلال کے سہارے سے آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کھڑے ہوئے اور لوگوں کو تقویٰ کی تاکید فرمائی اور اپنی اطاعت کی رغبت دلائی۔

تقویٰ کی تعلیم دی یہی سب سے بڑی عید ہے۔ عید میں جو باتیں رنگ بھرتی ہیں ان کی جان تقویٰ ہے۔ پس اگر عید تقویٰ سے منائی جائے تو خواہ اچھے کپڑوں میں ہو یا غریبانہ کپڑوں میں ہو وہی عید پُر رونق ہے کیونکہ "لِبَاسُ التَّقْوٰی ذٰلِكَ خَیْر" پس عید کے دن تقویٰ کا ذکر فرمانا بتاتا ہے کہ تم اچھے کپڑے بے شک پہنو مگر ان کپڑوں میں رونق اور بہار تب پیدا ہوگی اگر اندر سے تقویٰ پھوٹے گا اور اس کی شعاعیں ان کپڑوں کو منور کررہی ہونگی۔ تو آپ نے تقویٰ کی تاکید فرمائی اور اپنی اطاعت کی رغبت دلائی۔ فرمایا میری اطاعت ہی میں ساری زندگی ہے۔ تقویٰ کے مضمون کا ایک دوسرا رنگ یہ ہے کہ تقویٰ سچا ہو ہی نہیں سکتا اگر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اطاعت نہ ہو تو تقویٰ تو ایک اندر کا معاملہ ہے۔ تقویٰ کے آثار باہر کیسے دکھائی دیتے ہیں وہ اطاعت کے رنگ میں دکھائی دیتے ہیں۔

پس تقویٰ بذات خود ایک لباس نہیں ہے مگر اس کا لباس اطاعت ہے جو اطاعت کے رنگ میں ابھرتا ہے اور دکھائی دیتا ہے۔ یہ اس لئے سمجھنا ضروری ہے ورنہ تو کہہ دیتے ہیں کہ تقویٰ ہے۔ اندر ہوگا مگر وہ لباس کیسے ہوگا اگر دکھائی نہ دے۔ لباس تو وہ چیز ہے جو بدن کو ڈھانپ لیتی ہے۔ اور بیرونی آنکھ کو بھی دکھائی دیتا ہے۔ پس اندر کا تقویٰ، جو بدن اس لباس کے اندر ہے وہ تو لوگوں کو دکھائی نہیں دیتا، ہاں لباس دکھائی دیتا ہے۔ وہ لباس کیا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں کہ وہ میری اطاعت ہے تو میری اطاعت کرو گے تو دنیا کو تمہارا تقویٰ دکھائی دے گا۔ پھر مختصر نصیحت فرمائی جس کی تفصیل یہاں بیان نہیں ہوئی۔ مگر یہ بنیادی مرکزی باتیں ہیں جو اس روایت نے محفوظ کی ہیں۔

پھر آپ عورتوں کی طرف تشریف لے گئے اور انہیں وعظ و نصیحت فرمائی اور جو عورتوں کو نصیحت فرمائی اس میں کچھ نسبتاً زیادہ تفصیل بیان کی گئی ہے۔ "صدقہ دیا کرو۔ ورنہ تم اکثر جہنم کا ایندھن بننے والی ہو"۔ یہ جو اکثر کا لفظ ہے یہ بہت ہی ڈرانے والا ہے۔ تو عورتوں کو جب یہ کہا کہ تم صدقہ دیا کرو ورنہ اکثر تم جہنم کا ایندھن بننے والی ہو تو اس پر ایک سرخی مائل سیاہ رنگ خاتون اٹھیں جو ان میں سے بلند رتبہ معلوم ہوتی تھیں۔ یعنی کسی ایسی قبیلہ سے آئی تھیں جن کا رنگ سیاہی مائل تھا اور اس میں سرخی بھی جھلکتی تھی تو وہ اٹھیں اور سرداری کے آثار ان سے ظاہر تھے۔ انہوں نے عرض کیا "کیوں یارسول اللہ!، ہم کیوں جہنم کا ایندھن بنائی جائیں گی؟" فرمایا "اس لئے کہ تم شکوے شکایت بہت کرتی ہو اور اپنے خاوندوں کی ناشکری کرتی ہو"۔

یہ جو ہے شکوے شکایت کرنا، ایک تو پیار اور محبت سے شکوے تو ہوتے ہی ہیں اس لئے شکوے تو جہنم میں نہیں لے جاتے مگر ایک ایسی عادت ہے جو بدقسمتی سے خواتین میں زیادہ پائی جاتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ عمر بھر ان سے پیار کا سلوک کیا جائے اگر کسی جگہ بے احتیاطی ہو جائے تو بعض دفعہ کہتی ہیں کہ ساری عمر تمہارے سے ہم نے سکھ دیکھا ہی نہیں۔ تم تو ہو ہی ایسے۔ عمر بھر تم نے ہمیں تنگی میں ہی رکھا ہے۔ یہ جو فقرہ ہے یہ عام ہے اور مردوں میں یہ بہت کم دکھائی دے گا۔ عورتوں کی نزاکت جو طبیعت کی ہے اس میں یہ کمزوری داخل ہے۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بہت درست فرمارہے ہیں مگر محض یہ بات جہنم کا ایندھن بنانے کے لئے کافی نہیں ہے۔ اس کے پیچھے ایک اور بات بھی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں: "مَنْ لَمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہ" جس نے بندوں کا شکر ادا نہیں کیا وہ خدا کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔ پس غور کی بات ہے یہ تو نہیں کہ گھر میں عورتوں نے شکوے کئے تو سیدھی جہنم میں چلی جائیں۔ مراد یہ ہے کہ اس مضمون کو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی دوسری نصائح کے ساتھ ملا کر پڑھیں تو بات خوب کھل جاتی ہے کہ انسانوں کی ناشکری ایک بہت ہی بری عادت اور ایک ایسی عادت ہے جو خدا کی ناشکری تک پہنچا دیتی ہے اور جو خدا کی ناشکری ہو اس کے لئے تو جہنم ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے یہ بیان فرما کر جو اس کا حل بتایا وہ بھی اسی مضمون کو خوب کھول رہا ہے، مزید روشن کررہا ہے۔ فرمایا صدقہ دو۔ خدا کے نام پر جب انسان قربانی پیش کرتا ہے تو اس کے تشکر کا بہترین اظہار ہے۔ یہ نہیں فرمایا خاوندوں کو کچھ دو۔ صاف کھل گیا کہ محض خاوند کی ناشکری پیش نظر نہیں تھی۔ اگر خاوند کی ناشکری ہی پیش نظر ہوتی اور وہی وجہ بنتی جہنم میں پہنچانے کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم یہ فرماتے کہ ان کے حق مہر معاف کردو، ان کو کچھ اور عطا کرو۔ یہ ذکر ہی کوئی نہیں۔ فرمایا خدا کی راہ میں صدقہ دو۔ کہتے ہیں جب آپؐ نے یہ فرمایا تو خواتین نے اپنے زیورات، کانٹے، بالیاں، انگوٹھیاں اتار اتار کر بلال کی چادر پر پھینکنی شروع کیں جو بلال نے اس وقت پھیلا دی تھی اور کثرت سے زیور ڈالے گئے۔ احمدی خواتین کے لئے میں اس لئے

بیان نہیں کر رہا کہ وہ یہ کریں۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آج دنیا میں احمدی خواتین ہی ہیں جنہوں نے ان یادوں کو آج دوبارہ زندہ کر دیا ہے۔ دنیا بھر میں کہیں احمدی خواتین کی کوئی مثال دکھائی نہیں دے گی۔ آپ مشرق و مغرب کو چھان ماریں، چندے دینے والی خواتین بھی ملیں گی مگر وہ نظارے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی عید کے نظارے ہیں یہ آج دنیا میں کسی نے پیش کئے ہیں تو احمدی خواتین نے پیش کئے ہیں۔ بارہا ایسا ہو چکا ہے اور کئی جو ایک دفعہ سب کچھ دے کر پھر زیور بناتی ہیں پھر جب خدا تعالیٰ کے نام پر کوئی تحریک کی جاتی ہے پھر وہ لٹا دیتی ہیں۔ تو اس لئے میں آپ کو ڈرانے کے لئے نہیں بلکہ آپ کو خوشخبری دینے کے لئے یہ بات سنا رہا ہوں کہ اللہ کرے آپ کے جذبے ہمیشہ زندہ رہیں اور آپ تقویٰ کے زیور سے آراستہ رہیں۔

اور جہاں آپ خدا کی راہ میں اظہار تشکر کے طور پر خدا کا شکر ادا کرتے ہوئے اپنے زیور دیتی ہیں وہاں یاد رکھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی پہلی بات بھی آپ کے حق میں بڑی شان کے ساتھ پوری ہوتی ہے کہ تقویٰ اختیار کرو، تقویٰ ہی زیور ہے، تقویٰ ہی حقیقی رونق ہے۔ جو ہاتھ اللہ کی خاطر خالی ہوئے ہوں وہ خدا کی نظر میں تو بہت سج جاتے ہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا کی خاطر جو بھوکا رہتا ہے، مونہہ بند رکھتا ہے اس کی بو بھی اللہ کو پیاری لگتی ہے۔ تو وہ ہاتھ خدا کی نظر میں بہت ہی خوبصورت اور پر رونق دکھائی دیتے ہیں جو خدا کی خاطر خالی ہوں۔ مگر یہ مراد نہیں ہے کہ عورتیں ہمیشہ زیور سے خالی ہو جائیں کیونکہ زیور عورت کا ایک حصہ قرار دیا گیا اور قرآن کریم نے زیور اور عورت کے مضمون کو اکٹھا باندھا ہے۔ ”حِلیَہ“ میں پلنے والی چیز ہے۔ اس لئے ہرگز یہ مراد نہیں کہ زیور چھوڑ ہی بیٹھو، کچھ اپنے لئے نہ بناؤ، کچھ اپنے لئے نہ رکھو۔ مراد یہ ہے کہ جب بھی توفیق ملے تو اس زیور میں سے خدا کے نام پر کچھ نکالا کرو۔ اور کچھ نہیں تو ایک یہ بھی صدقہ بیان فرمایا گیا ہے کہ اپنی غریب بہنوں کو، غریب بچیوں کو ان کی شادی کے موقع پر اگر اپنے زیور میں سے کچھ مستقل نہیں دے سکتیں تو عاریتاً دے دیا کرو۔ اور کچھ دیر وہ بھی پہن لیں، کچھ دیر ان کی زیور کی تمنا بھی پوری ہو جائے۔ یہ جو کچھ دینا ہے یہ دراصل حقیقت میں زندگی بھر کی خوشی دینے والی بات ہے کیونکہ عورتیں بھی کہاں زیور ہر روز پہنے پھرتی ہیں۔ ایک آدھ چوڑی لے لی، ایک آدھ بندہ پہن لیا، چند گنتی کے ایسے زیور ہیں جنہیں وہ روزمرہ استعمال کرتی ہیں۔ اور آج کل تو مصنوعی زیور بھی ایسے بن گئے ہیں کہ کوئی پوچھنے والی پوچھے تو پتہ چلے گا کہ اصلی ہیں کہ مصنوعی۔ ورنہ غریبانہ پہنچ میں بھی سجاوٹ کی روزمرہ کی چیزیں آچکی ہیں تو مراد یہ ہے کہ اگر ایک انسان کسی کو شادی کے موقع پر کسی اچھے موقع پر اپنا زیور دے دے خواہ عارضی دے تو چند موقعے جو زندگی کے ہوتے ہیں جس میں امیر بھی پہنتی ہیں ان میں غریب بھی پہن لیں گی اور وہ بھی اس خوشی میں ساتھ شامل ہو جائیں گی۔ تو اس کے لئے دراصل یہ عارضی خوشی بھی ایک دائمی خوشی کا رنگ رکھتی ہے۔ موقعوں پر ہی تو ضرورت پڑتی ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے موقع محل کی مناسبت سے عارضی طور پر عورتوں کو نصیحت فرمائی کہ اپنا کچھ دے دیا کرو۔ خواہ بعد میں واپس لے لو۔ وہاں حدیث میں خواہ بعد میں واپس لینے کا لفظ تو نہیں ہے لیکن انداز یہ ہے کہ جیسے وقتی طور پر تمہاری بہن کو ضرورت پڑی ہے تو کچھ اس کی ضرورت بھی پوری کر دیا کرو۔ تو فرمایا کہ تم شکوے بہت کرتی ہو اور شکوے کا حل کیا بتایا، اس مصیبت سے نکلنے کا حل۔ فرمایا خدا کی راہ میں صدقہ دیا کرو۔ یہی روایت سنن نسائی کتاب صلوٰۃ العیدین میں بھی ہے اور باب قیام الامام فی الخطبۃ میں بھی یہی روایت درج ہے۔

ایک اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا عید منانے کا طریق صحیح بخاری کتاب العیدین میں یوں بیان ہوا ہے۔

ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن عیدگاہ تشریف لے جاتے تو سب سے پہلے نماز پڑھاتے پھر سلام پھیرنے کے بعد لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور ان کے سامنے کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے۔ لوگ اپنی صفوں پر بیٹھے رہتے۔ آپ انہیں نصائح فرماتے، اچھے کاموں کا حکم دیتے اور دیگر اوامر سے مطلع فرماتے۔ اگر آپ کوئی لشکر بھجوانا چاہتے تو اسے بھجوانے کا اعلان فرماتے۔ یعنی عید والے دن میں چونکہ کثرت سے لوگ اکٹھے ہوتے تھے تو فرمایا کرتے تھے کہ اب اس مہم پر اسلام کا ایک لشکر جانے والا ہے جو شامل ہونا چاہتا ہے شامل ہو اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم احکامات دیا کرتے تھے عموماً اس موقع پر ان کی دوبارہ تاکید فرمایا کرتے تھے اور اس کے بعد پھر آپ واپس تشریف لے جاتے۔

پس ایک جگہ خواتین کے پاس جانے کا ذکر ہے عید کے بعد۔ دوسری جگہ یہ ہے واپس تشریف لے جاتے۔ مختلف لوگوں نے مختلف صورتوں میں دیکھا ہے اور عید چونکہ اس زمانے میں بھی، اب بھی بہت پھیلی ہوئی ہوتی ہے اور کثرت سے لوگ آتے ہیں اس لئے ضروری نہیں کہ ہر شخص ہر چیز پوری دیکھ لے۔ جو قریب ہے وہ زیادہ دیکھ لیتا ہے جو دور ہے وہ نسبتاً کم دیکھتا ہے۔

عید کے بعد کے جو مناظر ہیں وہ بھی روایات میں محفوظ ہیں۔ سارے تو نہیں مگر کچھ نہ کچھ ایسے دلکش نظارے ہیں جو آپ کے سامنے اس وقت رکھتا ہوں۔

☆...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ عید کا دن تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔ اس وقت میرے پاس دو بچیاں جنگ بعاث کے واقعات پر مشتمل گیت گا رہی تھیں۔ عربوں کے روایتی گیت تھے اور اس کے ساتھ کچھ میوزک انسٹرومنٹ (Music Instruments) تھے جن کے ساتھ وہ گا رہی تھیں۔ یعنی وہ جیسے مضراب وغیرہ یا ساز ہیں یہ تفصیل بیان نہیں ہوئی کیا تھے لیکن کچھ ساز ایسے تھے جو عربوں میں رائج تھے وہ بھی ساتھ بجا رہی تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تشریف لائے، مونہہ دوسری طرف کر کے لیٹ گئے اور سنتے رہے۔ تھوڑی دیر میں حضرت ابو بکر آئے رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور انہوں نے مجھے ڈانٹا کہ نبی ﷺ کے پاس شیطانی آلات بجائے جا رہے ہیں۔ اب یہ جو لفظ ہے ”شیطانی آلات“ اس کا اصل میں حوالہ ایک اور حدیث میں ہے۔ ایک دفعہ دور سے غالباً بنسری یا کسی اور چیز کی آواز آ رہی تھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے متعلق روایت ہے کہ آپؐ نے دونوں انگلیاں کانوں پر رکھ کر کہا کہ یہ شیطانی آوازیں آ رہی ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا وہ شیطانی ان معنوں میں ہے کہ ہمیشہ کے لئے وہ بند ہے یا اس زمانے کے شیطانی رواجات جو ان گانوں کے ساتھ ہوا کرتے تھے، محافل ہوتی تھیں اور مختلف میلوں کے موقع پر گانے بھی گائے جاتے تھے، ساز بھی بجائے جاتے تھے اور دیگر شیطانی حرکتیں کی جاتی تھیں۔ یا یہ بھی معنی ہے کہ آئندہ شیطان نے ان ہتھیاروں کو بہت کثرت سے استعمال کرنا ہے اور ساری دنیا کے معاشرے کو میوزک کے ذریعے تباہ اور ہلاک کر دیا جائے گا۔ اور خدا تعالیٰ کی حمد کی طرف توجہ کی بجائے انسانی فطرت ان مصنوعی نغموں میں پڑ کر ان ہی میں اپنی جان گنوا بیٹھے گی۔ یہ بھی ایک پیشگوئی کا رنگ تھا۔

مگر اس کے بر محل استعمال کے متعلق اب یہ حدیث ہے کہ جب بر محل استعمال ہو اور شاذ کے طور پر ہو تو یہ فطرت کے خلاف نہیں ہے۔ پس حضرت ابو بکرؓ کے ذہن میں غالباً ایسی کوئی باتیں ہونگی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی موجودگی میں حضرت عائشہؓ کو مخاطب کر کے یہ کہنا صاف بتا رہا ہے کہ آپ نے یہ اندازہ لگایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم طبیعت کے لحاظ سے بہت شرمیلے ہیں اور کسی کی دلشکنی کے ہر موقعہ پر احتراز فرماتے ہیں۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ ناپسند تو کر رہے ہوں اور چونکہ منہ دوسری طرف تھا اس سے شاید یہ اندازہ لگایا ہو کہ ناپسندیدگی کا اظہار ہے اور عائشہؓ کو سمجھ نہیں آئی۔

لیکن اس میں ایک اور پہلو بھی ہے کہ اگر شرعاً ناجائز سمجھتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی طبیعت کی حیا کبھی بھی اس بات میں مانع نہیں بنی۔ ایک پسند ناپسند کی بات، ہلکے انداز کا قصور جو لمم سے ملتا جلتا ہو یہ اور بات ہے مگر لمم نہیں لمم سے ملتا جلتا ہو اس کے قریب تر مگر یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے سامنے آپ کے گھر میں آپ کی زوجہ مبارکہ شریعت کی خلاف ورزی کر رہی ہوں اور رسول اللہ ﷺ منہ دوسری طرف کر کے لیٹ جائیں یہ ناممکن ہے۔ تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو بھی سمجھا بہرحال اپنی بیٹی کو نصیحت کی کہ ہیں! محمدؐ رسول اللہ کے گھر میں یہ شیطانی آلات بجائے جا رہے ہیں۔ اس پر حضورؐ حضرت ابو بکرؓ کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا ان بچیوں کو کچھ نہ کہو۔ جب حضور کی توجہ ہٹی تو پھر میں نے اشارہ کیا اور وہ چلی گئیں کہ جاؤ اب ٹھیک ہے اور یہ عید کا دن تھا۔

اور عید ہی کے دن کہتی ہیں کہ حبشی نیزوں اور برچھیوں سے کھیل رہے تھے۔ میرے پوچھنے پر یا فرماتی ہیں کہ شاید از خود پوری طرح یاد نہیں کہ میں نے پوچھا تھا۔ تو آپؐ نے فرمایا اپنے طور پر خیال آیا اور از خود ہی مجھے فرمایا تو دیکھنا چاہتی ہے؟۔ میں نے عرض کیا ہاں۔ اس پر آپؐ نے مجھے اپنی اوٹ میں کھڑا کر لیا۔ میرا رخسار آپ کے رخسار پر تھا۔ اب یہ بھی دیکھیں کہ کتنا ایک پاکیزہ نظارہ ہے۔ اور ان مولویانہ دماغ والوں کے لئے ایک سبق ہے اس میں کہ بعض تو کوئی لوگوں کے سامنے اپنی بیوی کا ہاتھ پکڑ لے یا سیر پر جاتے ہوئے یا بعض دفعہ ائرپورٹ پر یا کسی جگہ تو مولویوں کی طبیعتیں بھڑک اٹھتی ہیں کہ دیکھو یہ کیا حرکت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ایک حبشیوں کا نظارہ دیکھ رہے ہیں، لوگ اور بھی ہیں، اس طرح نظریں پڑتی ہونگی۔ اگرچہ مسلمانوں کی تو پڑتی ہونگی تو جھک بھی جاتی ہونگی مگر آج بھی تو مسلمان ہی ہیں جو اعتراض کرتے ہیں، ان کی نظریں کیوں نہیں جھک جاتیں۔ سوال یہ ہے کہ جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم دیکھ رہے تھے حضرت عائشہ صدیقہؓ نے اس طرح دیکھا کہ اوپر سے سر آگے نکالا ہوا اور گال سے گال لگا ہوا تھا۔ کہتی ہیں اس طرح مجھے کھڑا کیا رخسار پر رخسار تھا۔...... آپ انہیں کہتے تھے اے بنی ارفدہ اپنا کھیل جاری رکھو۔ وہ رکتے رہے تو فرمایا: نہیں جاری رکھو، جاری رکھو۔ یہاں تک کہ جب میں تھک گئی تو آپ نے فرمایا کافی ہے؟۔ میں نے عرض کی ہاں۔ فرمایا چلی جاؤ۔ تو یہ ایک عید منانے کا انداز تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے عید کے بعد وقت گزارا اس کا ایک نظارہ ہے۔

☆...... سنن ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ میں ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ مدینہ تشریف لائے تو ان کے دو دن وہ ہر سال منایا کرتے تھے۔ یعنی مدینہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تشریف لائے ہیں تو اہل مدینہ کی بھی دو عیدیں ہوا کرتی

ارشاد نبویؐ

خَیرُ الزَّادِ التَّقوٰے

سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے

...... منجانب ......

رکن جماعت احمدیہ ممبئی

تھیں۔ گو وہ اسلامی عیدیں نہیں تھیں مگر اور دن تھے سال میں اس میں وہ کھیلتے کودتے اور دل بہلانے کے سامان کیا کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے ان کے بدلہ تمہارے لئے بہترین دن مقرر فرمادیے ہیں۔ یعنی یوم الاضحیٰ اور یوم الفطر۔ یہی روایت سنن النسائی کی کتاب صلوٰۃ العیدین میں بھی موجود ہے۔

سنن ابن ماجہ کتاب اقامت الصلوٰۃ میں لکھا ہے مغیرہ بن عامرؓ کہتے ہیں کہ ایاز الاشعری عید کے موقع پر الانبار تشریف لے گئے۔ الانبار ایک جگہ کا نام ہے اور فرمایا کہ کیا وجہ ہے کہ آپ لوگ دف کے ساتھ گیت نہیں گاتے جیسے آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں گائے جاتے تھے۔ یعنی حضرت عائشہ صدیقہؓ کی روایت تو یہ ہے کہ گھر میں یہ واقعہ ہوا لیکن اس کی خبر پھیلی ہوگی ضرور اور صحابہ میں بھی یہی رواج ہو کہ عید کے دن اس زمانہ کی جیسی بھی سادہ پاک میوزک تھی اس کے اوپر وہ دف پہ خواتین گھر میں گاتیں اور خوشیوں کے دن گانوں کے ساتھ منائے جاتے تھے۔

بخاری کتاب العیدین میں ہے، حضرت جابر بن عبد اللہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضورؐ نے ایک بار نماز پڑھائی اور پھر خطبہ ارشاد فرمایا۔ جب آپؐ فارغ ہوئے تو عورتوں کے پاس تشریف لائے اور انہیں وعظ و نصیحت فرمائی۔ آپ اس وقت حضرت بلالؓ کے کندھے کا سہارا لئے ہوئے تھے۔ یہ روایت بھی اسی واقعہ کی طرف اشارہ کررہی ہے کہ جو زندگی کا آخری حصہ تھا جس میں جسم میں کمزوری واقع ہو چکی تھی۔ حضرت بلالؓ نے کپڑا پھیلایا ہوا تھا جس میں عورتیں صدقات ڈالتی جارہی تھیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لباس

نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم عید کے دن یمنی منقش چادر زیب تن فرمایا کرتے تھے۔ یہ بھی حدیث ہے جس کی روایت حضرت امام شافعی کی کتاب ام الکتاب صلوٰۃ العیدین میں ہے۔ ابھی کچھ عرصہ پہلے ایک دوست جو مشرق وسطیٰ سے ہو کے آئے تھے وہ میرے لئے ایک دو جبے لے آئے تھے اور پہلے میں نے چونکہ بعض دفعہ پہنے تھے اس لئے ان کا اصرار تھا کہ خواہ ایک دفعہ پہنیں لیکن لوگوں میں یہ جبے پہن کر آئیں۔ تو پہلے تو میرا ارادہ نہیں تھا کیونکہ ذاتی طور پر جبہ پہننا میرے مزاج کے خلاف ہے۔ بعض دفعہ لوگوں کی خاطر پہنے اور اس پر پھر اتنے اصرار شروع ہوئے کہ مجبوراً لوگوں کی خاطر ایک سے زائد دفعہ بھی پہننا پڑا۔ لیکن گرمیوں کے بعض دنوں میں میں نے ویسے بھی اس میں آرام محسوس کیا کیونکہ تنگ کپڑے جو بدن سے چپٹے ہوں زیادہ گرمی میں تکلیف دیتے ہیں۔ تو پھر اس وجہ سے کہ وہ سہولت کا لباس ہے اس سے بھی زیادہ کچھ دن پہنا مگر پھر ترک کردیا۔ کیونکہ میری عادت نہیں ہے۔

کل سوچ رہا تھا کہ اس کو پہنوں لیکن طبیعت مائل نہیں تھی پھر جب یہ روایت سامنے آئی تو میں نے کہا آج تو پہننا چاہئے مگر وہ ان بے چاروں کی قسمت ایسی ہے آج نہیں ہو سکتی یہ بات۔ وہ جبہ اتنا بڑا تھا، اتنا لمبا تھا کہ ایک دوسری حدیث کے مضمون سے ٹکرا رہا تھا۔ تو بعض دفعہ یہ بھی ہوتا ہے۔ ایک نیکی کی نیت کریں ایک حدیث سے، دوسری حدیث سامنے آکھڑی ہوتی ہے کہ اس طرح نہیں۔ کیونکہ وہ پیچھے گھسٹتا جاتا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ایسے جبے پہننے سے منع فرمایا ہے کہ جو امیرانہ ٹھاٹھ اس طرح رکھتے ہوں کہ جس طرح پیچھے ایک لباس بعض دفعہ یہاں شاہی خاندان میں رواج تھا کہ ملکہ کے لباس کے پیچھے اتنا بڑا کپڑا پیچھے سرکتا آتا تھا کہ اس کو کئی خواتین جو خود معزز ہوا کرتی تھیں وہ دم کی طرح پیچھے اٹھائے پھرتی تھیں اور یہ ملکہ کی شان تھی۔ تو شانیں جب بڑھ جاتی ہیں۔ تو وہ اس قسم کے تمسخر انگیز، تمسخر آمیز نظارے پیدا کردیتی ہیں۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے چونکہ یہ پسند نہیں فرمایا اس لئے میں نکال کے لایا، جب پہنا تو میں نے کہا اب تو مشکل ہے مجبوری ہوگئی ہے اس لئے اتار آیا ہوں۔ لیکن نیت چونکہ تھی اس سنت کو پورا کرنے کی اس لئے امید رکھتا ہوں کہ اللہ کے ہاں میں یہ سنت پورا کرنے والا ہی شمار ہونگا۔

لیکن جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے بعض دفعہ ایک حدیث دوسری حدیث کے مقابل پر کھڑی ہو جاتی ہے اور ایک کو غلبہ ہے دوسری اس کے مقابل پر مغلوب ہے اس کی ایک اور مثال احادیث ہی میں سے میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں یعنی ایک اور اسی جبے کے تعلق میں۔

☆...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خدمت میں ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی طرف سے ایک بہت ہی خوبصورت جبہ جو ریشم کا تھا وہ لیا اور آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ یارسول اللہ! بروز عید نیز وفود جب آیا کریں گے اس وقت حضور اکرم ﷺ یہ جبہ پہن کر آیا کریں۔ آپؐ نے فرمایا یہ ان کا لباس ہے جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں یعنی ریشم کا لباس مردوں کو زیب نہیں دیتا اور اگر مرد ریشمی لباس پہنیں گے تو پھر ان کا آخرت کے لباس میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔ تو اس طرح یہ متضاد حدیثیں نہیں ہیں۔ ایک غالب ہے اپنے عمومی حکم کی وجہ سے، ایک مغلوب ہے اپنے خاص دائرہ سے تعلق رکھنے والی ہے۔ اب عورتوں کے لئے حرام نہیں ہے مردوں کے لئے منع ہے۔

اب وہ جو مردوں والی حدیث ہے یہ غالب ہے۔ خوبصورت جبے پہننا جائز ہے مگر ریشم کا نہ ہو یا اس پر حقیقۃً سونے کا کام نہ ہو۔ پس اس طرح استنباط ہوتے ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جبے پہنے اور بعض روایتوں میں آتا ہے کہ ایسے خوبصورت جبے تھے بعض دفعہ ایسے دلکش تھے کہ ایک راوی بیان کرتے ہیں کہ چاندنی رات تھی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم باہر نکلے، میں کبھی چاند کو دیکھتا اور کبھی محمدؐ رسول اللہ کو۔ اتنے خوبصورت دکھائی دے رہے تھے کہ چاند پھیکا پڑ چکا تھا۔ کوئی اس کی حیثیت نہیں تھی۔ تو زینت مومن کی شان کے خلاف نہیں مگر وہ زینت جو تقویٰ کے دائرہ میں ہو، جس پر لباس التقویٰ کا اطلاق بھی ہو سکے۔ لباس التقویٰ کو چھوڑ کر پھر کوئی زینت، زینت نہیں رہتی۔

☆...... سنن ابن ماجہ میں ہے کہ آنحضرت ﷺ پیدل جایا کرتے تھے عید کے لئے کیونکہ عید کی جگہ اکثر باہر ہوا کرتی تھی اس لئے وہاں تک جانے کے لئے سواری بھی استعمال ہو سکتی تھی مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پسند فرماتے تھے کہ عید کے لئے پیدل جائیں۔ اور بچپن میں قادیان میں مجھے یاد ہے جب عید گاہ وہاں ایک مقبرہ تھا پرانا اس کے قریب کھلے میدان میں ہوا کرتی تھی تو وہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی پیدل جایا کرتے تھے اور ہم سارے پیچھے دوڑتے پھرتے تھے۔ کافی لمبا جلوس بن جایا کرتا تھا اور اسی طرح واپس بھی پیدل ہی آتے تھے اور واپسی پہ رستے بدل لیا کرتے تھے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا یہی طریق تھا۔ چنانچہ محمد بن عبد اللہؓ روایت کرتے ہیں کہ پیدل جاتے۔ جس رستے سے جاتے اس سے مختلف رستے سے واپس آیا کرتے تھے یعنی ایک جانے کا رستہ کچھ حصہ اس کا مشترک ہو بھی تو پھر کاٹ کر دوسری طرف سے آیا جائے تو یہ دو رستے بن جاتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اب مجھے جاتی دفعہ پرلی طرف سے جانا پڑے گا۔ پہرے دار یہاں نہ کھڑے ہوں، بڑا دروازہ دوسرا کھولیں۔

☆...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اور بخاری میں ہے کہ عید کے دن آنے اور جانے کے لئے الگ الگ رستے اختیار فرماتے۔ یہ وہی روایت ہے جو میں پہلے ذکر کر چکا ہوں۔ بخاری کتاب العیدین۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سنت یہ تھی کہ جسے ہم چھوٹی عید یعنی عید الفطر کہتے ہیں اس میں ضرور جانے سے پہلے کچھ کھایا کرتے تھے۔ اور وہ جو قربانی کی عید ہے اس میں جانے سے پہلے کچھ نہیں کھاتے تھے اور عموماً عید تک کا روزہ بن جاتا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ اسی قربانی کے گوشت سے کچھ کھانا چاہتے تھے جو خدا کے حضور پیش کرنا ہوتا تھا۔ پس جن لوگوں نے اس دن قربانی دینی ہو ان کے لئے یہی اعلیٰ طریق ہے کہ وہ قربانی جب اگر اتنے وقت میں ممکن ہو کہ ذبح ہو جائے اور کچھ کھایا جا سکے کیونکہ مشقت میں پڑنا مراد نہیں ہے عید والے دن۔

صبح عید جلدی بھی ہو جایا کرتی تھی اس زمانہ میں اور عادتیں اس قسم کی نہیں تھیں جیسے آج کل کے زمانہ میں ہیں کہ صبح اٹھ کر چائے کی پیالی نہ ملے تو سارا دن سر درد میں مبتلا رہیں۔ تو اس لئے اس سادہ دور میں یہ بات مشقت کا مظہر نہیں ہے بلکہ ایک سنت ہے، محبت کے نتیجہ میں جو قربانی خدا کے حضور پیش کرنی ہے اسی میں سے کچھ کھایا جائے اور جنہوں نے نہیں کرنی ان کا یہ مطلب تو نہیں کہ تین دن بعد قربانی کریں تو تین دن بھوکے رہیں۔ اس لئے استنباط موقع اور محل کے مطابق کیا جاتا ہے۔ بہر حال اس عید پر تو یہ ثابت ہے کہ ہمیشہ جانے سے پہلے کچھ کھایا کرتے تھے اور اس روایت میں ہے کہ کھجوریں پسند فرماتے تھے کہ عید سے پہلے چند کھجوریں کھا لیتے تھے اور راوی یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ کھجوریں طاق مقدار میں ہوتی تھیں، جفت نہیں ہوتی تھیں یعنی ایک یا تین یا پانچ یا سات یا نو جتنی بھی ہوتی تھیں۔ آپ طاق تعداد میں کھایا کرتے تھے کیونکہ آپؐ فرمایا کرتے تھے کہ خدا ایک ہے اس لئے طاق سے محبت کرتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہمیشہ طاق کا خیال رکھا کرتے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ نے نمازیں بھی دیکھیں طاق بنا دیں۔ فرائض میں مغرب کی تین رکعتوں نے سارے فرائض کو طاق کر دیا۔ نوافل میں وتر کی تین رکعتوں نے سارے نوافل کو طاق کر دیا۔ تو یہ مضمون ہے مگر بنیادی طور پر محبت کا مضمون ہے۔ کوئی منطق فلسفہ کی بات نہیں ہے ورنہ یہ بھی کہہ سکتے ہیں، جوڑا جوڑا کیوں بنایا۔ خدا نے ہر چیز کو جوڑا بنایا۔ اس لئے یہ بحثیں اگر اس طرح آگے چلائی جائیں تو لغو باتیں بن جائیں گی۔ جوڑا جوڑا ہی بنایا ہے مگر بعض حالات میں جہاں طاق کا مضمون اطلاق پاتا ہے وہاں طاق اچھا لگتا ہے۔ پس اس سے زیادہ اس میں ضرورت سے بڑھ کر تردّد و تفحص کی ضرورت نہیں ہے۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ عید الفطر پڑھنے گھر سے نکلے تو آپ نے دو رکعت نماز عید پڑھائی اور دو رکعت عید سے پہلے اور بعد میں کوئی نفل ادا نہیں کیا۔ اس لئے یہ بھی یاد رکھیں کہ عید سے پہلے اور بعد نوافل کا کوئی رواج نہیں ہے اور صرف دو رکعتیں عید ہی ہیں جو اس دن کا نفل ہیں یا اس دن کے پہلے حصے کا نفل ہیں۔

☆...... ام عطیہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے روز نوجوان لڑکیوں کو بھی عید پر آنے کی تاکید کرنے کا اعلان فرمایا۔ یعنی ان کو حکم دیا کہ یہ اعلان کردو کہ نوجوان بچیاں بھی آئیں اور جنہوں نے شرعاً نماز نہیں پڑھنی وہ بھی آئیں اور وہ نماز نہ پڑھیں مگر عید کی

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&

MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎ 2370509

دوسری تقریبات میں شامل ہوں اور پھر یہ بھی فرمایا کہ وہ جو چادریں اوڑھے ہوتی ہیں، چادر اوڑھنے والیاں یہ نہ سمجھیں کہ ہم چونکہ چادر اوڑھتی ہیں، ہمارا پردہ سخت ہے، ہمیں جانے کا حکم نہیں۔ فرمایا چادر والیاں بھی آئیں اور ہم سب دعا میں شامل ہوں۔ یہ مقصد تھا حضور اکرم ﷺ کی ہدایت کا۔ وہ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ بعض ایسی ہیں جو پردہ دار ہیں، شرم رکھتی ہیں یعنی ان معنوں میں کہ ان کے پاس چادر کوئی نہیں ہے، وہ کیا کریں۔ تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ دوسری عورت اپنی بہن کو اپنی اوڑھنی پہنا دیا کرے یہ تو کوئی مشکل نہیں ہے۔ تو وہ جو میں نے پہلے ضمناً ذکر کیا تھا وہ بھی حدیث ہے کہ وقتی طور پر جب خوشیوں کے موقعے ہوں تو اپنی غریب بہنوں کی ضرورت پر خود نظر رکھنی چاہئے۔ یہ نہیں فرمایا کہ وہ اپنی امیر بہنوں سے مانگ لیا کریں۔ دیکھیں کیسی صاف بات ہے۔ فرمایا ہے جو دیکھنے والی عورتیں ہیں **وہ دیا کریں ان کو،** نہ کہ بے چاریاں مانگتی پھریں۔

جہاں تک حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عید کا تعلق ہے وہ بعینہٖ اسی طرح ہوتی تھی جیسا کہ احادیث میں ذکر ملتا ہے۔ اور وہی عید وراثتاً ہم لوگوں نے بھی پائی۔ ان معنوں میں کہ ان صحابہ کو بھی دیکھا جن میں کبار بھی شامل تھے۔ بعد میں آنے والے صحابہ بھی تھے اور حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے دور میں بھی عیدیں پڑھتے دیکھا، عیدیں مناتے دیکھا۔ یہی رنگ تھا عیدوں کا جو اس زمانے میں بھی جاری رہا۔ کچھ کھیل کود بھی ہو جایا کرتی تھی، کچھ میچز (Matches) ہو جایا کرتے تھے اور خوشیوں کے طریق اور بچے مل کے گاتے تھے۔ تو یہ عیدیں جو ہیں اسی طرح ابھی بھی جاری کرنی چاہئیں اور وہ بات جو میں نے کہی تھی کہ اپنے غریب بھائیوں کی اور بہنوں کی خوشیوں میں بھی شامل ہوں۔ اس کا اس حدیث سے استنباط ہوتا ہے کہ جس کے پاس چادر نہیں اس کو چادر دیں۔ اور یہ نہیں فرمایا کہ دے کر واپس لے لیں لیکن انداز ایسا ہے کہ گویا عارضی طور پر دے دیں۔ عارضی طور پر بھی دیں تو بسا اوقات دینے والا بھی شرم محسوس کرتا ہے واپس لیتے ہوئے اور میں سمجھتا ہوں کہ احمدیوں میں یہ حیا بہت ہونی چاہئے۔ جس بہن کی ضرورت کی خاطر دیا ہے ایک دفعہ کھل گیا تو پھر حیا مانع ہو جانی چاہئے کہ وہ واپس کریں تو وہ واپس لے لیں۔ اور یہ انسانی فطرت ہے۔

☆......ایک نیکی کی توفیق ملتی ہے تو دس نیکیوں کا ثواب اس لئے بھی ملتا ہے کہ دس نیکیوں کی بھی توفیق مل جاتی ہے اور پھر وہ آگے بڑھتی چلی جاتی ہیں اس لئے یہ جو مضمون ملتا ہے کہ کہیں دس (۱۰) نیکیوں کا ثواب، کہیں سو (۱۰۰) نیکیوں کا، کہیں بے حساب، تو یہ اللہ کے بندوں کے خدا سے تعلقات کے مختلف مراحل ہیں، مختلف صورتیں ہیں جو ان کے لئے ثواب کی ترغیب دیتی ہیں۔ اگر خدا سے تعلق والا اس طرح نیکی میں بڑھے کہ ہر نیکی ایک لذت پیدا کرے اور اس کے نتیجہ میں دوسری نیکیوں کی توفیق ملتی چلی جائے تو پھر اس کا ثواب بھی لامتناہی ہوتا چلا جاتا ہے جو حد توفیق اور حد استطاعت تک نیکیوں کو بڑھا دیتا ہے پھر اللہ اس حد پہ رکتا نہیں وہاں سے پھر بے حساب کا مضمون شروع ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ بندہ جو خدا کی خاطر اپنی حد تک پہنچتا ہے اس کی جزا تو یہ ہے کہ خدا اپنی حد تک پہنچے اور وہ بے حد ہی ہے، لامتناہی، جس کا کوئی کنارہ نہیں۔ تو اللہ سے تعلقات قائم کرنے کے لئے ان باتوں کا سمجھنا بہت ضروری ہے۔ آپ کی محدود چیز ہے وہ ڈال دیں، لامحدود میں حصہ پالیں۔ آپ کے برتن میں اگر تھوڑی گنجائش ہے تو سارا دے دیں تاکہ خدا کا برتن جو لامحدود ہے اس میں آپ کا حصہ بن جائے۔ یہ وہ مضامین ہیں جن کا نیکی کے عدل اور احسان اور ایتاء ذی القربیٰ سے تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کی روح کے مطابق دنیا میں عیدیں قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دفعہ عید کی خوشی میں سب احباب کے لئے میٹھے چاول پکوائے اور اس زمانہ کے سادہ معاشرے میں میٹھے چاول بھی بڑی چیز سمجھی جاتی تھی۔ وہاں عام طور پر غریبانہ زندگی تھی۔ کبھی گھر میں لوگوں کے گڑ کے چاول پک گئے تو پک گئے یا کہیں کوئی میٹھا مل گیا یا گڑ کے ساتھ روٹی کھالی۔ مگر میٹھے چاول جو تھے جس کو زردہ کہتے ہیں آج کل تو ایک معمول کی عام سی چیز بن گئی ہے اس زمانہ میں ایک بڑی ٹریٹ (Treat) تھی۔ تو صحابہ نے محسوس کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو بڑی خاطر کی ہے اور میٹھے چاول سب کے لئے پکوائے۔ اس وقت گیارہ بجے کے قریب راوی بیان کرتے ہیں کہ خدا کا برگزیدہ **جَرِیُ اللّٰہِ فِی حُلَلِ الْاَنْبِیَاءِ** سادہ لباس میں مگر ایک چوغہ زیب تن کئے مسجد اقصیٰ میں تشریف لائے۔ اس موقع پر یہ الہام بہت ہی سجتا ہے اور لکھنے والے نے خوب لکھا ہے کہ جَرِیُ اللّٰہِ فِی حُلَلِ الْاَنْبِیَاءِ، اللہ کا پہلوان **حُلَلِ الْاَنْبِیَاءِ**، انبیاء کے چوغوں میں آیا ہے، انبیاء کے لباس میں ملبوس ہو کے آیا ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم چوغہ پہنا کرتے تھے۔ اس لئے حضرت **مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام** بھی جو آپ کو سادہ کپڑوں میں چوغہ میسر آیا **وہ چوغہ زیب تن** کئے ہوئے مسجد اقصیٰ میں تشریف لائے۔ جس قدر احباب تھے انہوں نے دوڑ کر حضرت اقدس کی دست بوسی کی اور عید کی مبارک باد پیش کی۔ یہ عیدوں کے رنگ ہیں جو انبیاء سے اور انبیاء کے عشاق سے ہم نے پائے اور انہیں کو ہمیشہ زندہ رکھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اب عید کے موقعہ پر مبارکباد کا جہاں تک تعلق ہے بعض دفعہ خدا نے خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اور آپ کی جماعت کو خوشخبریاں دی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے۔

وبشرنی ربی و قال مبشرا
ستعرف یوم العید والعید اقرب

کہ مجھے خدا نے خوشخبری دی ہے۔ وقال مبشراً اور مبشر بنتے ہوئے مجھ سے فرمایا یعنی خوشخبریاں دیتے ہوئے مجھ سے فرمایا ستعرف یوم العید کہ تو عید کا دن پہچان لے گا۔ جان لے گا یا اس بات کو جس کی ہم خوش خبری دے رہے ہیں تو عید کے دن معلوم کر لے گا کہ وہ کیا بات تھی۔ والعید اقرب اور ایک خوشی کی عید اس کے ساتھ ہی جڑی ہوئی ہوگی۔

یہ الہام لیکھرام کی اس موت کی صورت میں ظاہر ہوا یعنی پوری طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے سچا ثابت ہوا جو عید سے ملحقہ دن ہوئی تھی اور چونکہ الٰہی نشان کے طور پر تھی اس لئے اس کو بھی خدا نے یوم عید قرار دیا کہ والعید اقرب ایک ایسی عید ہے جو اس کے ساتھ جڑی ہوئی ہوگی۔ دوسرا اس کا میں نے ترجمہ کیا ہے۔ ستعرف یوم العید کہ تم عید کا دن پہچان لوگے۔ وہ اپنی علامتوں کے ساتھ ظاہر ہوگا اور وہ حقیقی عید ہے جو خدائی نشانات کے پورا ہونے کی عید ہے۔ پس اس عید کے لئے بھی ہمیں کوشش کرنی چاہئے اور دعائیں کرنی چاہئیں کہ خدا تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ وہ عید جس کو ہم ہی نہیں بلکہ دنیا پہچان لے کہ ہاں اس کو عید کہتے ہیں۔ کثرت سے الٰہی نشانات پورے ہو رہے ہوں اس عید کا دن دیکھنے کی بھی توفیق عطا ہو۔

☆......ایک موقعہ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے نام مکتوب میں لکھا کہ آج رات خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص کہتا ہے کہ لڑکے کہتے ہیں کہ عید کل تو نہیں پرسوں ہوگی۔ اس الہام پر میں پہلے بھی کچھ گفتگو کر **چکا ہوں۔** یہ **جو کل اور پرسوں** کا معاملہ ہے اس سے یہ **مراد نہیں کہ کل** نہیں تو پرسوں یہ ظاہری معنی ہیں جن معنوں میں یہ بات پوری ہو سکتی ہے، اطلاق پا سکتی ہے۔ مگر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی وہی استنباط فرمایا ہے جس کی طرف میری طبیعت بھی ہمیشہ سے مائل ہے۔ کہ یہاں کچھ اور وعدے ہیں خوش خبری کے اور کل پرسوں کا مضمون کل اور اس کے بعد آنے والے دن سے تعلق نہیں رکھتا بلکہ ایک محاورہ ہے۔ کل پرسوں کی بات ہے۔

میں نے بھی ایک دفعہ اپنے ایک شعر میں کہا تھا۔

ہم آن ملیں گے متوالو بس دیر ہے کل یا پرسوں کی

تو جو اس محاورہ کو نہیں سمجھتے انہوں نے سمجھا کہ اس سال یا اگلے سال۔ یا اگلے سال یا اس سے اگلے سال۔ یہ کل پرسوں کی بات مراد ہے کہ جب آخر خوشیاں آجاتی ہیں اور غم پیچھے رہ جاتے ہیں تو یہ کل پرسوں کی باتیں دکھائی دیتی ہیں پھر۔ کتنے دن دیر ہوئی۔ بس کل پرسوں کی بات تھی وہ ہو گئی پوری۔ تو یہ بھی دعا کریں کہ ہماری عید بھی کل پرسوں کی عید بن جائے۔ ان معنوں میں جن معنوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ خدا نے فرمایا عید کل تو نہیں پر پرسوں ہوگی۔

پھر اس عید کی خوشخبریوں میں ایک الہام یہ ہے ۹؍ فروری ۱۹۰۷ء کا "العید الآخر تنال منہ فتحا عظیماً"۔ کہ ایک عید ہے جو اور قسم کی عید ہے۔ دوسری عید ہے جس کے ساتھ فتح عظیم نصیب ہوگی۔ وہ حاصل ہو جائے گی جو فتح عظیم ہے۔ تو یہ جو دن ہیں یہ بڑے اہم ہیں اور دعاؤں کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ وہ عید بھی ہمیں عطا کرے جس کے متعلق یہ الہام بھی اپنی پوری شان سے پورا ہو۔ یہ سال خاص برکتوں کا سال ہے۔ اس میں تو مجھے ایک ذرہ کا بھی شک نہیں۔ مگر وہ برکتیں کس طرح کس شکل میں پوری ہونگی یہ تو "تعرف یوم العید" والی بات ہی ہے۔ جب وہ خدا کے وعدے پورے ہونگے تو چمکتے ہوئے سورج کے نشان کی طرح انسان پہچان لے گا پھر یہ شک کی گنجائش نہیں رہے گی کہ یہ مطلب تھا کہ وہ مطلب تھا۔

اس ضمن میں بعض لوگ کسی ایک خوشی کو ان وعدوں کی طرف منسوب کر دیتے ہیں۔ میں نے مثلاً یہ کہا تھا کہ مجھے خدا کی رحمت سے توقع ہے کہ بعد گیارہ انشاء اللہ کا الہام ان معنوں میں ہمارے لئے شاید پورا ہو اور غالباً میرا خیال ہے کہ خدا کرے تو پورا ہو کہ ہجرت کے گیارہ سال پورے ہو گئے اس کے بعد جو دور ہے وہ قریب کا دور اس میں خدا تعالیٰ کچھ نشانات ظاہر فرمائے گا۔ اس ضمن میں میں نے بعد میں ایک یہ توجیہہ بھی پیش کی کہ ایک ایسا واقعہ ہوا ہے پاکستان میں جو اگر نہ ہوتا تو اس کے عواقب ملک اور قوم کے لئے بہت ہی خطرناک ہوتے اور پاکستان کے لئے تو وہ ایک مہلک واقعہ ان معنوں میں تھا کہ اس کے اندر ہلاکت کے بیج موجود تھے۔ اگر وہ ہو جاتا تو اس کے بعد پاکستان کی ہلاکت یقینی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اسے روک لیا اور جماعت سے اس کا یہ تعلق ہے کہ اس واقعہ کا جماعت کے ساتھ جو انتہائی ظالمانہ سلوک کی نیتیں تھیں ان کا تعلق تھا اور جماعت کے خلاف ظلم کی نیتوں کے پردے میں فائدہ اٹھاتے ہوئے قوم کے خلاف ایک سازش کی گئی تھی۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اس پہلو سے تو وہ بات پوری ہو بھی گئی ہے۔ مگر جسے اس سے زیادہ کی توقع ہے اور میری دعا ہے کہ اس کے بعد جو دوسرے نتائج ظاہر ہوں اللہ کرے وہ جماعت کے لحاظ سے مثبت خوش خبریاں لانے والے بھی بنیں۔ یہ وہ خوش خبریاں ہیں جو ایک قسم کا منفی رنگ رکھتی ہیں یعنی خوش خبریاں منفی نہیں مگر ان کی نوعیت ایسی ہے جو اس حادثہ سے بچالیا گیا۔ اس حادثہ سے بچا لیا گیا جیسے کہا جاتا ہے بالکل وہ حادثہ ایسا ہونے والا تھا کہ اگر ایک لحہ کی دیر ہو جاتی تو وہ شخص ہلاک ہو جاتا۔ یہ بھی ایک بڑی خوش خبری ہے مگر ایک

درخواست دعا

ہماری والدہ محترمہ زوجہ مکرم محمد امان اللہ خان صدر مدرس مرحوم کی طبیعت بہت ناساز ہے۔ سر میں تکلیف ہے ان کی صحت مندی اور عمر درازی کے لئے احباب کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

(خان محمد رفیع اللہ خان آف بیدر)

خوش خبری یہ ہے کہ خدا نے تمہیں یہ عطا کر دیا۔ فلاں چیز عطا کر دی، فلاں چیز عطا کر دی تو اس پہلو سے کوئی بڑی عید ہمارے لئے مقدر ہونی چاہئے جو گیارہ سال کے بعد ہو۔ بعض احباب یہ لکھ رہے ہیں کہ جو ایم ٹی اے کو خدا نے نئی کامیابیاں عطا کی ہیں یہ بھی بات پوری ہو گئی۔ میں ان سے اتفاق نہیں کرتا اس لئے کہ ایم ٹی اے کی کامیابیاں بہت ہیں مگر اس کو یہ کہنا کہ بعد گیارہ کے ساتھ اس کا تعلق ہے میرا دل اس پر بالکل مطمئن نہیں۔ لکھنے والے شاید مجھے عذر مہیا کر رہے ہیں ۔ وہ غالباً یہ چاہتے ہیں کہ اگر کوئی دشمن کہے کہ نہیں بات پوری ہوئی تو آپ یہ کہہ دینا آگے سے، تو اس طرح مجھے بچوں کی طرح سکھانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ خدا کی مرضی ہے اس کی مرضی پر کسی کو کوئی اختیار نہیں۔ وہ چاہے گا تو جب دے گا اور جو دے گا وہ خود اپنی ذات میں ایک نشان ہوگا، بولتا ہوا نشان، چاند کی طرح روشن نشان، اس سے بڑھ کر، سورج کی طرح روشن بلکہ اس سے بھی بڑھ کر۔

پس وہ خوش خبریاں جو خدا کی طرف سے آتی ہیں جب پوری ہوتی ہیں تو خود ظاہر کرتی ہیں اپنے پورا ہونے کو۔ ان کے لئے عذر نہیں تراشے جاتے۔ اور عذر تراشتے ہیں تو آپ گویا یہ تسلیم کرتے ہیں کہ پوری تو نہیں ہوئی چلو خدا کا منہ رکھنے کی خاطر کہ اس کی بات سچی نکلی یہ باتیں پیش کر دو یہ طریق درست نہیں ہے۔ انہوں نے تو نیک نیت سے ہی لکھا ہوگا مگر میں بتا رہا ہوں کہ وہ بات جو دل کی گہرائی تک مطمئن نہ کر دے وہ سچی نہیں ہوتی اور نیکی کی تائید میں جھوٹی باتیں پیش کرنا ایک بچگانہ کھیل ہے۔ اس سے بہتر ہے کہ دشمن ہنستا ہے تو ہنستا پھرے۔ مگر لیں گے وہی جو خدا دے گا اور ہمارا دامن ہمیشہ اس کے حضور کھلا رہے گا۔ آج نہیں تو کل دے گا۔ کل نہیں تو پرسوں دے گا۔ کل اور پرسوں کی تو بات ہے۔ مگر جب وہ دیتا ہے تو اسی طرح دیا کرتا ہے۔

دیکھو ضیاء کے زمانہ میں کیا ہوا تھا۔ کتنی دیر دشمنوں نے طعنے دئے اور دیتے رہے کہ کیا کر لیا ہے، کیا بگاڑ لیا ہے۔ مگر جب خدا کی بات پوری ہوئی تو کس شان کے ساتھ پوری ہوئی۔ آج تک اس اعجاز کا کوئی نشان دنیا پیش نہیں کر سکتی۔ چند دن پہلے خدا بتا دیتا ہے کہ ہونے والا ہے واقعہ۔ اور چند دن بعد ایسا رونما ہوتا ہے کہ بعینہٖ جیسا کہ اس کے متعلق جو کچھ پہلے کہا گیا تھا وہ ساری باتیں اس ایک واقعہ کے اندر اکٹھی ہو گئیں ۔ اس خدا سے توقع ہے کہ کسی نفس کے بہانے کی ضرورت نہیں ہے۔ لیں گے تو اس سے شان کا نشان لیں گے ورنہ جب وہ دے گا ٹھیک ہے، وہ نہ دے تب بھی ہم راضی ہیں۔ توجیہات ہیں اور اعلیٰ توقعات کے ساتھ تقویٰ کے ساتھ یہ توجیہات ہونی چاہئیں۔ اس میں نفس کے بہانوں کو شامل نہیں ہونا چاہئے۔

جو پہلی بات تھی وہ میں نے غور کے بعد آپ کے سامنے رکھی تھی۔ لوگوں کو اندازہ نہیں ہے کہ وہ کتنا خطرناک واقعہ تھا۔ اگر وہ ہوتا تو ہرگز پاکستان کی فوج کا مزاج مجموعی طور پر اس کو قبول نہیں کر سکتا تھا۔ ناممکن تھا کہ اس کے بعد خانہ جنگی شروع نہ ہو جاتی اور جب ہندوستان تیار بیٹھا ہو سامنے اور بہانے ڈھونڈ رہا ہو جنگ کے تو اس وقت پاکستان کے اندر یہ فتنہ رونما ہو جانا یہ کسی پہلو سے قابل قبول نہیں تھا۔ اور جو شریعت بنائی جا رہی تھی اس وقت بعض جاہلوں کی طرف سے جن کا حال یہ تھا کہ وہ معمولی دینی امتحان بھی پاس نہیں کر سکے تھے اس کے باوجود مفتی بن بیٹھے ان کی بنائی ہوئی شریعت کو نافذ کرنے کا ارادہ تھا اور وہ شریعت جو نیک دل پاکستان کے دین سے محبت کرنے والے ہیں ان کو بھی قبول نہیں تھی۔ جس طرح ساری عورتوں سے انہوں نے سلوک کرنا تھا، جس طرح ساری عورتوں کی تعلیم کے اوپر قدغن لگا دی جانی تھی۔ سب لڑکیوں کے سکول کالج بند، وہاں کے داخلے ختم۔ یہ شریعت تھی ان کے دماغوں کی۔ جہالت جو عورتوں پر ٹوٹنی تھی ممکن کیسے تھا کہ سارا ملک اس مصنوعی انسانی شریعت کو برداشت کر لیتا خواہ اسلام کے نام پر ہوتی۔ تو جو باتیں میں نے کہی تھیں وہ کچھ فرضی بہانہ نہیں، بہت گہری حقیقت رکھتی ہیں۔ لیکن میرا دل مطمئن نہیں ہے کہ صرف یہ ہی ہو اور ہم کہہ دیں کہ بات پوری ہو گئی۔ ایک تو ہو گئی اب آگے دیکھیں خدا کیا دکھاتا ہے۔

پس یہ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ وہ عید ہمارے لئے لائے۔ "ستعرف یوم العید والعید اقرب" کہ ایک عید کے ساتھ دوسری عید ملی ہوئی ہو اور یا قریب ہو اس کے۔ اور ایک خوش خبری کے بعد خدا دوسری خوش خبری دکھائے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام ہوا۔ یہ بھی ۱۹۰۷ء کا ہے۔ "ساقیا آمدن عید مبارک بادت"۔ اے ساقی تجھے عید کی آمد مبارک ہو۔ اب وہ ساقی کون ہے۔ اصل ساقی تو ساقی کوثر ہیں، حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہیں۔ پس جو وہی بادہ لٹانے والے ہیں وہی بادہ تقسیم کرنے والے ہیں ان کو عید کی مبارک دی جا رہی ہے اور آج اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ اسی بادہ کو لے کر گھر گھر نکل کھڑی ہوئی ہے۔ مشنریوں میں وہی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے فیضان کا بادہ ہے اور سب دنیا میں تقسیم کر رہی ہے اور خم پر خم لنڈھا رہی ہے۔ تو اس پہلو سے آپ سب اسی ساقی کے بنائے ہوئے وہ چھوٹے چھوٹے ساقی بن گئے ہیں جو اب دنیا میں پھیل رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو یہ عید اس پہلو سے مبارک کرے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے عرفان اور فیضان کا نور آپ سب دنیا میں پھیلا رہے ہیں۔ اور دنیا والے دو دو ہاتھ آگے کر کے پی رہے ہیں۔ یہ جو میں بات کہہ رہا ہوں اس کے پیچھے ایک لمبی تفصیل ہے۔ کس طرح خدا دلوں کو پلٹ رہا ہے، کس طرح خدا تعالیٰ رؤیا کے ذریعہ، بعض دفعہ کشوف کے ذریعہ لوگوں کو تیار کر رہا ہے اور وہ دوڑے چلے آتے ہیں کہ ہمیں بھی کچھ دو اس فیض سے۔ پس یہ عید ہے جو ہو گی انشاء اللہ۔ دعائیں کریں کہ جلد تر ہو۔

اور پھر وہ عید ہے جو جماعت کی فتح کی ایسی عید بھی آنے والی ہے کہ جس میں دوسرے شامل ہونے سے متردد ہونگے، تکلیف محسوس کریں یا جو بھی صورت ہو مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ بھی ۱۹۰۷ء کا الہام ہے۔ عید تو ہے چاہے کرو نہ کرو۔ خوشیوں کا دن تو آ گیا اب مناؤ نہ مناؤ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ یہ مراد نہیں ہے کہ چھٹی ہے تمہیں، عید ہے چاہے تو کرو، ایک محاورہ ہے ۔ اب تمہارے نہ کرنے سے کیا فرق پڑتا ہے ۔ عید تو آ گئی، غلبہ تو ظاہر ہو گیا۔ اب شامل ہونا ہے تو ہو، نہیں تو نہ سہی۔ تمہارے نہ ہونے سے کچھ بھی فرق نہیں پڑتا۔ تو اللہ کرے کہ یہ ساری عیدیں جن کا الہامات میں ذکر ہے اور ہمیں قریب آتی دکھائی دیتی ہیں ان کو جلد تر ہم اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ ان عیدوں کے سانسوں میں سانس ملا کر سانس لیں۔ ان کی خوشیاں ہمارے رگ و پے میں پیوستہ ہوں۔ اللہ کرے کہ وہ رونق کے دن جو آ رہے ہیں اور بڑھتے چلے جا رہے ہیں ایک بھرپور بہار میں تبدیل ہو جائیں۔ ایسی بہار کہ سوکھے ہوئے پودوں کو یہ کہہ سکیں کہ بہار تو ہے چاہے مناؤ یا نہ مناؤ۔

اس ضمن میں جو بعض خوش خبریاں چھوٹی چھوٹی۔ میں نے اس لئے یہ تمہید باندھی تھی خوش خبریاں بتانے سے پہلے کہ کہیں یہ خط نہ آنے شروع ہو جائیں کہ وہ بات پوری ہو گئی بعد گیارہ، وہ اور بات ہے۔ میں نے سمجھا دیا ہے۔ یہ جو خوشخبری ہے اس کا ایک کا تعلق یو۔ کے۔ (U.K.) جماعت سے ہے۔ وہ جماعت کے لئے مرکزی مسجد جس کے لئے بڑی دیر سے تمنا کی تھی اور تحریک کی جا چکی تھی۔ اب اللہ کے فضل سے اس کی کارروائی تقریباً مکمل ہو چکی ہے۔ الحمد للہ۔ کہتے ہیں کہہ سکتے ہیں کہ ہو گیا۔ مراد یہ ہے کہ جو شرطیں زبانی طے ہونے والی تھیں وہ ہو چکی ہیں۔ جو رسمی تحریریں ہیں شاید وہ باقی ہیں۔ پس جماعت یو۔ کے۔ کو بہت بہت مبارک ہو۔

اور ان کو شاید اکثر کو علم نہیں کہ اس کے خلاف کیسی کیسی سازشیں کی گئی ہیں۔ بھرپور سازشیں جماعت کے دشمنوں کی طرف سے کی گئیں، یہاں تک کہ یہاں اس سارے علاقہ میں جماعت کے خلاف زہر پھیلایا گیا کہ یہ تو مسیح کے دشمن ہیں، تم ان کے ساتھ کیا سلوک کرو گے اور ان کو اپنے اندر جگہ دو گے جو مسیح کے متعلق ایسی ایسی باتیں کرنے والے کے غلام ہیں۔ اور بھی بہت سے فتنے اٹھائے گئے۔ کرائے کے ٹٹو بلوائے گئے، شور مچائے گئے۔ مگر اللہ تعالیٰ جس کسی عطا کا فیصلہ کر لیتا ہے تو ایسے لوگوں کو کچھ بھی توفیق نہیں ملتی۔ ساری باتیں ان کی رائیگاں گئیں اور اس کونسل کے جو کونسلرز ہیں انہوں نے سب باتیں سننے کے باوجود پہچانا کہ یہ کیا بات ہے۔ انہوں نے کہا آپ بالکل فکر نہ کریں۔ ہمیں پتہ ہے کہ حاسد لوگ ہیں ۔ محض حسد کر رہے ہیں اور آپ سے بہتر اور شریف جماعت ہمیں میسر نہیں آ سکتی۔ اس لئے ہماری طرف سے دروازے کھلے ہیں، شوق سے آئیں۔ ان لوگوں کی تنگ نظری کی وجہ سے اگر کچھ ہمیں شرطیں لگانی پڑ رہی ہیں تو آپ کا ہمارے ساتھ جب رابطہ بڑھے گا اور سب لوگ دیکھیں گے اور آپ کو پہچانیں گے اور آپ کے اخلاق سے متاثر ہونگے تو پھر پابندیاں بھی آہستہ آہستہ اللہ کے فضل کے ساتھ دور ہو جائیں گی۔ تو ان شرائط کے ساتھ جن کا میں نے ذکر کیا ہے ہم نے اس بات کو قبول کر لیا ہے۔

انشاء اللہ اب آئندہ اس کی تعمیر کا دور شروع ہوگا۔ جیسا کہ پہلے حصے میں جماعت نے قربانیاں دی ہیں ابھی کچھ ضرورت ہے ۔ باقی امید ہے امیر صاحب دورہ کریں گے ۔ یو۔ کے۔ کا اور ایک بلال کو بھی ساتھ لے جائیں، جھولی پھیلانے والے کو۔ اللہ توفیق دے یہ دورہ بہت کامیاب ہو اور جو کمی رہ گئی ہے وہ پوری ہو۔ میرا خیال تھا اور کچھ میں نے امیر صاحب کو امید بھی دلا دی تھی غلطی سے کہ فکر نہ کریں جو زائد ہوگا، ضرورت ہو گی وہ ہم جماعت کے مرکزی فنڈ سے دے دیں گے۔ لیکن ایم ٹی اے کی ضروریات زیادہ غالب ہیں۔ ان کا سب دنیا سے تعلق ہے اور بہت بڑے بڑے سودے ہمیں عالمی سطح پر کرنے پڑے ہیں جن کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے وقار کو، جماعت کے تعارف کو بہت بڑی تقویت حاصل ہو گی۔ اور ایسے ایسے سودے ہیں جن کے نتیجہ میں انشاء اللہ امریکہ، کینیڈا اور جنوبی امریکہ کے کسی حصہ تک انشاء اللہ تعالیٰ چوبیس گھنٹے اب پیغام پہنچ سکے گا۔ اور اس سلسلہ میں بھی وہ آخری شرائط طے عملاً ہو چکی ہیں ان کی بعض تفاصیل رہتی ہیں مگر ایک اور فائدہ

تبلیغ دیں و نشر ہدایت کے کام پر ...... مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of All kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers.

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta - 700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No.: 9610 - 606266

آٹو ٹریڈرز

AutoTraders

16 بینگو لین کلکتہ 70001

دکان 248-5222,248-1652,243-0794

رہائش 237-0471, 237-8468

اس کا یہ ہو جائے گا کہ امریکہ ہمارے پروگرام بھی سنا سکے گا اور اپنے پروگرام بھی، وہاں کے مقامی پروگرام اپنی ضرورت کے مطابق چوبیس گھنٹے کے زائد وقت میں جتنے چاہے دے سکے گا۔ توانشاء اللہ تعالیٰ اس سے ہماری نئی نسلوں کی ضرورتیں بہت پوری ہو جائیں گی اور امریکہ میں ایک تبلیغ عام کا ایک دور شروع ہو جائے گا۔

پس یہ بہت بڑی خوش خبری ہے لیکن اتنی بڑی خوش خبری ہونے کے باوجود میں یہ نہیں کہتا کہ بعد گیارہ کی پیش گوئی پوری ہو گئی۔ تھوڑا مانگ لیا تو باقی کیا کریں گے پھر۔ اس لئے ہم نے ہاتھ پھیلائے ہی رکھنا ہے کہ اللہ میاں جزاك الله۔ اللہ میاں کو آدمی جزاك الله نہیں کہہ سکتا مگر بعض دفعہ بے ساختگی میں نکل جاتی ہیں ایسی باتیں۔ کہ اے اللہ تیرا بہت بہت شکریہ لیکن کچھ اور چاہئے۔ ہمارا دامن وسیع ہے اور تیری رحمت بے انتہا ہے۔ اسے ایسا بھر کہ چھلکنے لگے۔ ان دعاؤں کے ساتھ ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں۔

اس ضمن میں جنہوں نے بہت محنت کی ہے اور خدا کے فضل کے ساتھ ہمیں رشین ٹیلی ویژن کے چنگل سے نجات بخشنے میں بہت ہی کام کیا ہے وہ اور ان کے ساتھ کام کرنے والے دو ایسے ہیں جو خدا تعالیٰ کے فضل سے ان خدمات میں نمایاں حصہ لے گئے اور نمایاں برکتیں پا گئے تو ان برکتوں کے خیال کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے، آپ کے اس کپڑے میں سے جو ذاتی طور پر میرے حصہ میں میری والدہ کی طرف سے آیا تھا اس میں سے کچھ ٹکڑا اس سند کے ساتھ کہ آپ کی نیک خدمات کے نتیجہ میں یہ تبرک میں آپ کو دے رہا ہوں میں نے سوچا ہے کہ آج عید کے موقع پر ان کو دے دیا جائے تاکہ اس عید میں یہ بھی ان کی آئندہ نسلیں بھی ہمیشہ کے لئے شامل ہو جائیں۔

(رفیق) حیات صاحب نے شروع کروایا تھا۔ کام زیادہ نصیر شاہ نے کیا ہے۔ لیکن حیات صاحب اول تھے جن کے دماغ میں یہ آئیڈیا آیا تھا کہ نصیر شاہ کرے گا۔ ماشاء اللہ۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تبرک کا ٹکڑا ہے۔ یہ قمیص جو گرمیوں میں ہلکی ہلکی قمیص پہنا کرتے تھے، ململی۔ یہ اس قمیص سے لیا گیا ہے جو بدن کے ساتھ چسپاں رہتی تھی اور اس زمانہ میں گرمی کے دنوں میں پسینے بھی زیادہ تھے کیونکہ ٹھنڈک کے مصنوعی سامان نہیں تھے اس لئے مجھے یقین ہے کہ اس قمیص میں بارہا آپ کا پسینہ جذب ہوا ہوگا۔ اللہ مبارک کرے۔ آئیں جی سید نصیر شاہ صاحب جو ماشاء اللہ بہت عقل کے ساتھ، بہت حکمت اور پیار سے سب دنیا سے انہوں نے رابطے کئے اور جنون بنالیا اور جب تک کامیابی نہیں ہوئی اس وقت تک رکے نہیں خدا کے فضل سے۔ بارك الله لكم السلام عليكم۔

(اس کے بعد حضور نے تبرک دونوں احباب میں تقسیم فرمایا اور السلام علیکم کہہ کر تبرک دینے کے بعد بارك الله لكم کی دعا دی۔ ساتھ دوسرے احباب نے بھی مبارک باد دی اور حضور نے فرمایا): آیئے اب اس کے بعد خطبہ ختم ہو گا اور ہم دعا میں شامل ہونگے۔

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور نے فرمایا:

وہ ہمارے بھائی جو عید میں شریک ہیں، مختلف جگہ اس وقت، وقت عید کا یہ تو سب جگہ یکساں نہیں مگر شامیں ہیں کہیں، کہیں صبحیں ہیں ان سب کو میں مبارکباد پیش کرتا ہوں اور یہ سارے اجتماع چاہتے ہونگے کہ ہمارا ذکر بھی چلے۔ مگر وقت کے محدود ہونے کی وجہ سے مجبوراً ہر ایک کا نام نہیں لیا جاسکتا۔ مگر میری تصور کی آنکھ ان کو عید پہ آنے سے پہلے ہی سے دیکھتی رہی ہے۔ سارے Scan کرتا رہا ہوں۔ کہیں جاپان میں کبھی پہنچا، کبھی آسٹریلیا، کبھی انڈونیشیا، کبھی پاکستان، کبھی امریکہ، کبھی افریقہ تو بہت سے ایسے ممالک ہیں جہاں یہ عید دکھائی جارہی ہے یا کل دکھائی جارہی ہوگی۔ وہ سب ہمارے ساتھ شامل ہیں۔ ہم ان سب کو پھر ایک دفعہ مبارک باد دیتے ہیں۔

سب یادوں سے زیادہ درد انگیز یاد اسیران راہ مولیٰ کی ہے اور وہ جن کو شہید کیا گیا، جن کے بچے بظاہر بے سہارا ہیں مگر خدا کے نظام میں، محمد رسول اللہ ﷺ کے نظام میں کوئی بے سہارا نہیں، کوئی یتیم نہیں ہے۔ اس لئے جماعت اپنے فرائض کو خدا کے فضل سے پوری طرح سرانجام دے رہی ہے۔ مگر جو دل کے معاملات ہیں وہ دل ہی کے معاملات ہیں ان کے دل ہی جلتے ہیں جن کے پیارے ان کے ہاتھ سے جاتے ہیں جن کی آزادیاں چھین لی گئی ہوں۔ تو اس پہلو سے دعاؤں کی بہت ضرورت ہے کہ اللہ اپنے فضل سے اپنی رحمت سے خود ان کے دلوں میں جگہ بنائے، ان کو پیار دے، ان کا سہارا بنے اور ان کی جزا کا دور جلد سے جلد شروع ہو۔ وہ جن کو خوشیاں پہنچی ہیں آج کے دن زائد خوشیاں پہنچی ہیں اللہ ان خوشیوں کو بھی دائمی کر دے اور برکتیں بڑھادے۔ وہ جن کو آج کے دن یا قریب کے دن میں غم پہنچے ہیں اللہ ان کے غم کاٹ دے اور ان کے لئے اپنی خوشیوں کے دور شروع کرے۔ ان دعاؤں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اور ان سب کارکنوں کے لئے جو دن رات احمدیت کی خدمت میں مگن ہیں اور یہ جذبہ بڑھتا چلا جارہا ہے۔ آیئے اب دعا کرلیں۔

جماعت احمدیہ کیرلہ کی تبلیغی مساعی

جہاد کی حقیقت پر سمپوزئم کا انعقاد

(مکرم مولانا محمد عمر مبلغ انچارج کیرلہ)

آج جبکہ جہاد کے بارہ میں ملاؤں کے غلط تصور اور کرتوتوں سے اسلام اور اسلامی دنیا بہت بدنام ہورہی ہے۔ جماعت احمدیہ کیرلہ نے یہ فیصلہ کیا کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی مایہ ناز تصنیف "مذہب کے نام پر خون" کے ملیالم ترجمہ کی وسیع پیمانے پر اشاعت کی جائے اور اسکے لئے کیرلہ کی تمام جماعتیں ہفتہ اشاعت منائے۔ چنانچہ ماہ اکتوبر کا آخری ہفتہ اس کے لئے وقف کرتے ہوئے کیرلہ کی ۴۵ جماعتوں نے کیرلہ کے کونے کونے میں اس کتاب کی اشاعت کے لئے دن رات کوشش کی۔ اس کتاب کے ساتھ ہی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مختلف کتابوں میں سے اقتباسات پر مشتمل ایک کتاب کی جہاد کی حقیقت پر وسیع پیمانے پر اشاعت کی گئی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ اس ملینیم سال میں دنیا کی دس فیصد آبادی تک احمدیت کا پیغام پہنچایا جائے، خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے کیرلہ کی تمام جماعتوں کی طرف سے اس ارشاد کی تکمیل میں اس سال کے ابتداء سے لیکر اب تک کیرلہ کے اطراف میں جماعت احمدیہ کے لٹریچر زہر خاص و عام میں اور ہر گھر میں پہنچانے کی انتھک کوشش کی جارہی ہے۔ الحمد للہ۔

رسالہ منارت کا ملینئم نمبر

کیرلہ سے شائع ہونے والی انگریزی سہ ماہی رسالہ منارت کی نہایت دیدہ زیب ضخیم ملینئم خاص نمبر تین ماہ قبل شائع کرکے ہندوستان اور بیرون ہند وسیع پیمانے پر اشاعت کی گئی خاص کر جرمنی میں منعقدہ جلسہ سالانہ کے موقع پر یہ خاص نمبر بہتوں کی توجہ کا مرکز رہا۔

ستیہ دوتن کا خاص نمبر

اس طرح جماعت احمدیہ کیرلہ کی طرف سے پچھلے ستر سال سے شائع ہونے والے ملیالم رسالہ ستیہ دوتن کا نہایت خوبصورت اور جاذب نظر ملینئم خاص نمبر شائع کیا گیا۔ دو صد صفحات کا نہایت پرمغز اور پراز معلومات مضامین پر مشتمل اس خاص نمبر کا اجراء مورخہ ۳۱ اکتوبر کو منعقدہ جلسہ عام میں کیا گیا۔

جہاد کی حقیقت پر جلسہ عام

جماعت احمدیہ کالیکٹ کے زیر اہتمام مسجد احمدیہ کے سامنے وسیع وعریض میدان میں مکرم اے۔ پی۔ کنجا مو صاحب صوبائی امیر کی زیر صدارت ایک شاندار جلسہ عام منعقد کیا گیا۔ مکرم شاہد احمد صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم پروفیسر محمود احمد صاحب سیکرٹری نشر و اشاعت (صوبائی) نے استقبالیہ تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں جہاد کی حقیقت پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد خاکسار نے اپنی تقریر میں جہاد کے بارہ میں ملاؤں کی غلط تعلیم نیز پاکستان میں جماعت احمدیہ پر کئے جانے والے مظالم اور اس کے بدلہ میں خدا تعالیٰ کی انتقامی کارروائیوں کا تذکرہ کیا۔ اس کے بعد مکرم ایم عبد الرحمن صاحب نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ دہشت گردی کی اجازت کوئی بھی مذہب نہیں دیتا۔ اس کے بعد پروفیسر ایم این کاواشیری نے تقریر کی اس کے بعد ڈاکٹر گنگادھر نے اپنی تقریر میں بتایا کہ کیرلہ میں جماعت احمدیہ جیسی امن پسند تنظیم کا وجود میرے لئے قابل فخر ہے اور مجھے اس بات کا دکھ بھی ہے کہ اس امن پسند اور صلح جو جماعت کو دیگر مسلمان اور خاصکر پاکستان کافر گردانتے ہوئے مظالم کا تختہ مشق بنا رہا ہے۔ اس کے بعد مکرم اے۔ ایم۔ سلیم صاحب ایڈیٹر ستیہ دوتن اور مکرم مولوی محمود احمد نے تقریر کی۔ مکرم ٹی۔ کے۔ محمود صاحب صوبائی سیکرٹری تبلیغ کے شکریہ احباب کے ساتھ جلسہ خیر وخوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

اس جلسہ عام میں شرکت کے لئے کیرلہ کے طول و عرض سے بہت سارے احباب تشریف لائے ہوئے تھے۔ جلسہ گاہ سامعین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ حتی کہ سڑکوں پر بھی لوگ گھنٹوں کھڑے ہوکر تقریریں سنتے رہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے بہترین نتائج پیدا فرمائے۔

☆...☆...☆

درخواست دعا

خاکسار کا بھانجہ عزیزم احسان اختر ولد مکرم جلیل اختر صاحب کا داخلہ کروکھیتر ہریانہ انجینیرنگ کالج میں ہوگیا ہے۔ تکمیل تعلیم میں نمایاں کامیابی کیلئے، نیز عزیزہ غزالہ اختر کے رشتہ بابرکت ہونے کے لئے، نیز بھائی صاحب و باجی صاحبہ کی صحت وسلامتی والی لمبی عمر کیلئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

اعانت ۱۰۰ روپے۔ (نصر الحق معلم وقف جدید بیرون)

شریف جیولرز

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد

اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔

فون دوکان 0092-4524-212515

رہائش 0092-4524-212300

اشاعت قرآن مجید

اور مختلف زبانوں میں اسلامی لٹریچر کی تیاری

عالمگیر جماعت احمدیہ کی عظیم الشان خدمات

(از: مکرم مولانا منیر الدین صاحب شمس ایڈیشنل وکیل التصنیف لندن)

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالی بنصرہ العزیز نے جرمنی کے انٹر نیشنل جلسہ سالانہ منعقدہ ۲۴/۲۵/۲۶اگست کے موقع پر ۲۵اگست کے روز اپنے بصیرت افروز خطاب میں جماعت احمدیہ عالمگیر پر نازل ہونے والے افضال الٰہیہ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ چونکہ حضور انور کے خطاب میں وقت کی کمی کی وجہ سے بعض امور بیان ہونے سے رہ جاتے ہیں لہذا بعض حصص مکرم نصیر احمد قمر صاحب ایڈیشنل وکیل الاشاعت لندن اور مکرم منیر الدین صاحب شمس ایڈیشنل وکیل التصنیف لندن کے سپرد کئے گئے ہیں۔ محترم منیر الدین صاحب شمس کے ذمہ جو مضمون تھا وہ اس موقع پر ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام قرآن کریم کی آیت فبذلک فلیفرحوا ھو خیر مما یجمعون کا ترجمہ کرتے ہوئے ازالہ اوہام میں فرماتے ہیں

''یہ قرآن ایک بیش قیمت مال ہے سو اسکو تم خوشی سے قبول کرو۔ یہ ان مالوں سے اچھا ہے جو تم جمع کرتے ہو۔ یہ اس بات کیطرف اشارہ ہے کہ علم و حکمت کی مانند کوئی مال نہیں۔ یہ وہی مال ہے جسکی نسبت پیشگوئی کے طور پر لکھا تھا کہ مسیح دنیا میں آکر اس مال کو اسقدر تقسیم کریگا کہ لوگ لیتے لیتے تھک جائیں گے''

قرآن کریم کی حقیقی معرفت مسیح موعود و امام مہدی کیلئے مخصوص تھی اور یہ عظیم خدمت مسیح موعود اور آپکی جماعت ہی کو انجام دینی تھی اسی کے متعلق مجھے آج چند امور آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں

خدمت قرآن

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن مجید کی سب سے بڑی خدمت یہ کی ہے کہ آپ نے اعلان فرمایا کہ کوئی آیت قرآن مجید کی منسوخ نہیں اس وقت کے علماء قرآن مجید کے مضامین کو نہ سمجھنے کے نتیجہ میں ۱۰۰ تک آیات کو منسوخ کرنے کا اعلان کر چکے تھے اور جس نے سب سے کم تعداد بتائی وہ پانچ تھی۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اعلان فرمایا کہ قرآن بعینہ وہی ہے جو کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا۔ اسکا کوئی نقطہ یا شعشہ بھی تبدیل نہیں ہوا اور نہ منسوخ ہوا۔ یہ اب بھی اسی طرح قابل عمل ہے جیسے پہلے تھا اور اسیطرح قیامت تک رہے گا۔

اسی طرح آپؑ نے تحدی سے چیلنج فرمایا کہ صرف قرآن کی تعلیمات ہی قابل عمل ہیں اور خوبیوں کے مقابل کوئی دوسرا مذہب اپنی الہامی کتاب سے ایسی خوبیاں نہیں دکھا سکتا براہین احمدیہ میں حضور فرماتے ہیں

''ہمارا خداوند کریم کہ جو دلوں کے پوشیدہ بھیدوں کو خوب جانتا ہے، اس بات پر گواہ ہے کہ اگر کوئی شخص ایک ذرہ کا ہزارم حصہ بھی قرآن شریف کی تعلیم میں کچھ نقص نکال سکے یا بمقابلہ اسکے اپنی کسی کتاب کی ایک ذرہ بھر کوئی ایسی خوبی ثابت کر سکے کہ جو قرآنی تعلیم کے برخلاف ہو اور اس سے بہتر ہو تو ہم سزائے موت بھی قبول کرنے کو طیار ہیں'' (براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۹۸ حاشیہ در حاشیہ ۲)

پہلے مفسرین قرآن کا باریک علم نہ سمجھنے کے نتیجہ میں بعض آیات کی ایسی تفسیر کرتے تھے جس سے مختلف انبیاء پر اعتراضات وارد ہوتے تھے مثلاً حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق لکھا گیا کہ آپؑ نے نعوذ باللہ جھوٹ بولے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے متعلق لکھا گیا کہ نعوذ باللہ آپؑ زلیخا کے عشق میں مبتلا ہو کر شیطان کے ورغلانے میں آگئے وغیرہ۔ لیکن مسیح موعودؑ اور آپ کے خلفاء نے دیگر آیات قرآنی اور احادیث کی روشنی میں ایسی معرکۃ الآراء تفسیر فرمائی کہ کوئی اعتراض باقی نہ رہا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذمہ اور پھر آپکے خلفاء کے ذمہ دراصل سب سے بڑا کام ہی قرآن کریم کی تعلیمات کو متعارف کرانا اور پھیلانا لگایا گیا ہے کثرت کے ساتھ باقاعدہ درس کی صورت میں قرآن کریم کے مطالب اور تفسیر بیان کرنیکا طریق مسیح موعودؑ کے زمانے ہی میں شروع کیا گیا اور پھر آپکی وفات کے بعد خلفاء کرام کے زمانہ میں جاری رہا اور اب تک جاری ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جن آیات کی تفسیر بیان فرمائی ہے وہ آپ کی کتب میں شائع ہو چکی ہے اور دراصل آپکی ۸۰ سے زائد کتب اور ملفوظات سب کے سب قرآن کریم کی ہی تفسیر پر مبنی ہیں آپؑ کی زندگی میں اور پھر آپ کی وفات کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ درس قرآن دیتے رہے حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا بھی یہی دستور رہا آپکی تفسیر صغیر اور تفسیر کبیر کی ۱۰ جلدیں اپنی نوعیت کی انوکھی اور الٰہی تائید سے بھرپور ہیں جسکا غیروں کو بھی اعتراف ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے قرآن کریم کی کثرت سے اشاعت کی سکیم جاری فرما کر دنیا میں کثرت سے اسکی اشاعت فرمائی انگریزی اور اردو ترجمہ قرآن کی لاکھوں کی تعداد میں اشاعت کروانے کے علاوہ سلسلہ میں آپ نے تعلیم القرآن کلاس کا اجراء فرمایا تا کہ اس کلاس سے تعلیم حاصل کر کے یہ طلباء واپس جا کر اپنی اپنی جماعت کے احباب کو نیز غیروں کو قرآن کریم کے نور سے منور کریں۔ علاوہ ازیں آپ نے ہر احمدی کیلئے قرآن کی تعلیم کو انتہائی ضروری قرار دیتے ہوئے اسکا علم حاصل کرنے کی تحریک فرمائی

موجودہ خلافت رابعہ میں اللہ تعالی کے فضل و کرم سے خدمت قرآن کی ایسی زبردست تاریخ لکھی جارہی ہے جسکی نظیر دنیا کے کسی خطہ اور کسی زمانہ میں نہیں ملتی اسکا مختصر خلاصہ یوں ہے

اللہ تعالی نے حضور کو ایسا ملکہ عطا فرمایا ہے کہ آپنے ہزاروں کی تعداد میں سوال و جواب کی مجالس منعقد کر کے قرآن کریم کی آیات کی ایسی زبردست تفسیر فرمائی ہے کہ جس سے سائنس اور مذہب میں کوئی تضاد نہیں رہ جاتا۔ اسیطرح نئی نئی ایجادات اور آئندہ زمانہ میں ہونیوالی ایجادات کو بھی حضور نے قرآن کریم سے ثابت کر کے دکھایا ہے اگر اس تمام تفسیر کو جمع کیا جائے تو بلا مبالغہ اسکی کئی جلدیں بنیں گی۔

رمضان المبارک میں حضور نے انگریزی اور اردو میں درس قرآن کا سلسلہ جاری فرمایا جس سے ساری دنیا کے افراد مستفیض ہوتے ہیں۔

حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے قرآن کریم اور اسلام کی صداقت اور برتری ثابت کرنے کیلئے براہین احمدیہ جیسی عظیم کتاب تصنیف فرمائی تھی۔ اب حضور نے مختلف مذاہب کو مدنظر رکھتے ہوئے اور مختلف فلسفوں اور سائنسی ایجادات کو پیش نظر رکھتے ہوئے قرآن کریم کی روشنی میں اسلامی تعلیمات اور قرآن کی برتری ثابت کرنے کے لئے اپنی عظیم کتاب Revelation Rationality knowledge and Truth کئی سال کی محنت سے تحریر فرمائی جو کثرت سے شائع کی گئی۔ حضور ایدہ اللہ تعالی نے خود فرمایا کہ یہ دراصل حضور کی ساری زندگی کے علم کا نچوڑ اور خلاصہ ہے

الحمد للہ کہ خاکسار کو حضور کی اس کتاب کے سلسلہ میں حضور کی ہدایات اور راہنمائی کی روشنی میں خدمت کی توفیق ملی۔ خاکسار یہ دیکھکر حیران ہوتا تھا کہ کیسے اللہ تعالی اپنی روح القدس کی تائید سے حضور کو تمام مسائل کا حل بتاتا چلا جاتا ہے۔ خاکسار کا یہ ذاتی مشاہدہ نہ صرف اس کتاب کے متعلق ہے بلکہ پیارے آقا کے روزمرہ کے کاموں کے متعلق بھی ہے۔ اور میں حلفاً یہ کہتا ہوں کہ اللہ تعالی ہی خلیفہ وقت کی راہنمائی فرماتا ہے اور اپنی مرضی کے مطابق کام کرواتا ہے دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالی حضور کو صحت اور کام والی نہایت بابرکت لمبی عمر سے نوازے۔ آمین۔

قرآن کریم کی ایک زبردست خدمت جماعت احمدیہ M.T.A. کے ذریعہ انجام دے رہی ہے۔ ایم ٹی اے دنیا کا واحد چینل ہے جو ۲۴ گھنٹے صرف قرآن اور اسلامی تعلیمات پر مشتمل پروگرام پیش کرتا ہے اور یہ خدمت بھی دراصل مسیح موعودؑ کی جماعت کے لئے ہی مقدر تھی حضور ایدہ اللہ تعالی نے ۲۴ گھنٹوں کی نشریات کے آغاز کے موقع پر یکم اپریل ۱۹۹۶ء کو اپنے خطاب میں ایم ٹی اے کا مقصد یہی بتایا تھا کہ اسکا اصل مقصد اشاعت قرآن اور اشاعت اسلام ہی ہے۔ دراصل اس عظیم خدمت کا اندازہ جو ایک چھوٹی سی جماعت کر رہی ہے وہی کر سکتا ہے جسے تفصیلات کا علم ہو کہ کیا کیا مشکلات اس راہ میں پیش آتی ہیں اور یہ کہ کتنا زیادہ خرچ ہو رہا ہے جو اللہ خود ہی مہیا فرماتا چلا جا رہا ہے

اب آخر میں اس عظیم خدمت قرآن کا ذکر کرتا ہوں جسکے متعلق علماء کرام اور عام مسلمانوں کا یہ رجحان تھا کہ قرآن کریم کا ترجمہ نہیں کرنا چاہئے اور علماء کا یہی فتوی تھا کہ قرآن مجید کا ترجمہ نہیں کیا جا سکتا شاہ ولی اللہ صاحبؒ نے جب ساڑھے گیارہ سو سال بعد ہندوستان میں فارسی میں ترجمہ قرآن کیا تو انکے خلاف بھی فتوے دئے گئے کہ یہ واجب القتل ہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعودؑ اور آپکے خلفاء کرام نے اس خیال کو رد کیا اسلئے کہ اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے اور قرآن کریم سب دنیا کی اقوام کے لئے راہنما ہے اسلئے اگر لوگوں کو سمجھ ہی نہ آئے تو وہ ان تعلیمات پر عمل کیسے کر سکتے ہیں؟ پس جماعت نے اس عظیم خدمت کا بیڑا اٹھا لیا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے جماعت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی کے موقع پر الٰہی تائید سے تحریک فرمائی اور ایک سو بیس زبانوں میں قرآن کریم کے منتخبہ آیات جو مختلف موضوعات پر اکٹھی کی گئی تھیں کا ترجمہ کروا کر کثرت سے اشاعت فرمائی

تراجم قرآن مجید کی تفصیل

اللہ تعالی کے فضل و کرم سے اب تک جماعت

دنیا کی مختلف اہم ۵۴ زبانوں میں قرآن کریم کے مکمل تراجم شائع کرچکی ہے اس سال نیپال اور انڈونیشیا کی زبان sundanese میں تراجم مکمل ہوئے ہیں نیپالی زبان میں ترجمہ کے سلسلہ میں چوہدری محمد نسیم صاحب نگران نیپال کے علاوہ مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل اعلیٰ قادیان کی نگرانی میں انگریزی سے یہ ترجمہ ایک قابل پروفیسر سے کروایا گیا ہے اسکی دہرائی اور چیکنگ مکرم عطاء الرحمٰن خالد صاحب اور عبد المومن راشد صاحب نے کی پھر انگریزی اور عربی سے موازنہ اور تصحیح کیلئے مکرم منیر احمد صاحب خادم اور مکرم مبشر احمد صاحب بٹ مکرم عطاء الرحمٰن صاحب خالد کے ساتھ نیپال گئے اور دن رات ایک کر کے محنت سے کام کیا اسی طرح مبلغ انچارج نیپال مکرم محمد کلیم خان صاحب نے بھرپور تعاون دیا فجزاهم الله احسن الجزاء۔

سنڈانیز زبان میں ترجمہ قرآن کی باقاعدہ کمیٹی اے آر۔ انور احمد صاحب کی نگرانی میں محنت سے کام کرتی رہی دس دس پاروں کا ترجمہ کر کے دو جلدوں میں شائع ہوئیں۔ اب تیسری شائع ہوگئی ہے اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے تفسیری نوٹس بھی سنڈانیز زبان میں ترجمہ کرنا شروع کردئے گئے ہیں

۵۴ زبانوں میں مکمل تراجم کے علاوہ ۲۳ زبنوں میں قرآن مجید کے تراجم مکمل ہوچکے ہین جن کو چیک کیا جارہا ہے ان میں سے بعض میں نقائص کا پتہ چلنے پر انکا قریباً از سرنو ترجمہ کروایا جارہا ہے اسی طرح مزید ۱۳ زبانوں میں قرآن کا ترجمہ کروایا جارہا ہے اسی طرح بفضلہ تعالیٰ کل ۹۰ زبانوں میں تراجم قرآن مجید مکمل یا زیر تیاری ہیں ان کے علاوہ ۱۸ زبانوں میں تراجم قرآن مجید کو Revise کروایا جا رہا ہے (تفصیل اسی شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں)

حضور انور ایدہ اللہ نے ۲۰۰۳ء تک زیادہ سے زیادہ تراجم قرآن مجید مکمل کرنے اور شائع کرنے کا پرگرام بنایا ہے

مترجمین کی ضرورت

بعض زبانون کے مترجمین کی ضرورت ہے جو اردو یا انگریزی سے ترجمہ کرسکتے ہوں بالخصوص ضمیر (کمبوڈیا) قرغز (قزاغستان) امہیر ک(دومانین) سرائن کردش۔ میکڈونیا۔ منگولین۔ Chewa (ملاوی) یاپودا (نیوگنی) Maltese (مالٹا)

ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ اس وقت ہماری شیطان کے ساتھ آخری جنگ ہورہی ہے اور اسکے مقابلہ کیلئے مسیح موعود نے ایک جماعت تیار کی ہے جس میں ہم اسب اللہ تعالیٰ کے فضل سے شامل ہیں۔ جو بھی اس میں شامل ہوگا شیطان لازماً اس پر حملہ کریگا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"ہماری جماعت کو چاہئے کہ قرآن کریم کے شغل اور تدبر میں جان و دل سے مصروف ہو جائیں ...... اس وقت قرآن کا حربہ ہاتھ میں لو تو تمہاری فتح ہوگی اس نور کے آگے کوئی ظلمت ٹھہر نہ سکے گی" (الحکم ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۰)

اے امام وقت کے درخت وجود کی سرسبز شاخو! آج دنیا ہزاروں قسم کی ظلمتوں اور تاریکیوں میں ڈوبی ہوئی ہے تم نے، ہاں تم نے ان تاریکیوں اور ظلمتوں کو نور میں بدلنا ہے قرآن کا آسمانی حربہ ہاتھ میں لو اور ان تاریکیوں کو روشنیوں میں بدل کے رکھ دو خدا ہمیں اسکی توفیق عطا کرے

مختلف زبانوں میں اشاعت کتب

میری گذارشات کا دوسرا حصہ بھی دراصل قرآن کریم کے ساتھ ہی ملا ہوا ہے یعنی مختلف زبانوں میں کتب اور لٹریچر کی تیاری یہ اسلئے کہ مسیح پاکؑ کے کتب اور تحریرات دراصل قرآن کریم کی آیات کی تفسیر پر ہی مشتمل ہیں۔ تراجم کا کام انتہائی مشکل اور صبر آزما ہے۔ بہت سے مراحل طے کرنے پڑتے ہیں اور مسلسل مترجمین سے رابطہ رکھنا ہوتا ہے دوران سال "اسلامی اصول کی فلاسفی" کتاب کے دو مزید تراجم بوسنین (جرمنی جماعت کے زیر انتظام) اور اُزبک زبان میں شائع کروائے گئے اسطرح اسلامی اصول کی فلاسفی اب تک ۴۹ زبانوں میں طبع ہوچکی ہے جبکہ ۵ اور زبانوں میں ترجمہ کروائے جارہے ہیں۔

دوران سال مختلف ۳۵ زبانوں میں ۱۳۷ کتب وفولڈرز تیار کروائے گئے جبکہ مختلف ۱۵ زبانوں میں ۷۶ کتب/فولڈرز کے تراجم پر کام ہورہا ہے۔ چونکہ انگریزی اور اردو کتب کے متعلق کثرت سے مطالبات آتے رہتے ہیں اور شکایت بھی رہتی ہے اسلئے ان زبانوں میں کتب اور تراجم کی قدرے تفصیل آپکی اطلاع اور تسلی کیلئے عرض کئے دیتا ہوں

مسیح موعودؑ کی درج ذیل نو کتب کے انگریزی تراجم کروائے گئے ہیں

مسیح ہندوستان میں: انگریزی ترجمہ از سرنو چیک کروا کے درستیاں کروائی گئی ہیں ابھی مزید کام ہورہا ہے۔ آخر پر ضمیمہ کے طور پر اصل کتب سے حوالہ جات بھی دئے گئے ہیں جن سے حضرت مسیح موعود کے بیانات کی تائید ہوتی ہے۔

توضیح مرام: ترجمہ چوہدری محمد علی صاحب نے مکمل کرلیا ہے کمپوز ہوچکا ہے آخری نوک پلک درست ہونیوالی ہے

کشتی نوح: ترجمہ مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب آف امریکہ نے کیا ہے۔ نظر ثانی ہورہی ہے

تجلیات الٰہیہ: ترجمہ مکرم مبارک احمد نذیر نے کیا ہے نظر ثانی محترمہ عظمیٰ آفتاب صاحبہ کررہی ہیں۔

لیکچر لاہور: ترجمہ مکرم حسن محمد خان صاحب عارف نے کیا ہے نظر ثانی مکرم خالد احمد زفر صاحب کررہے ہیں۔

لیکچر لدھیانہ: ترجمہ مکرم میاں محمد افضل صاحب نے کیا ہے نظر ثانی محترمہ مسز مکی صاحبہ کررہی ہیں

ایک غلطی کا ازالہ: ایک ترجمہ ایم۔ جے۔ اسعد صاحب نے کیا ہے۔ اسی طرح چیکنگ اور نظر ثانی ہورہی ہے۔ مکرم منور سعید صاحب نے بھی کیا ہے

نشان آسمانی: ترجمہ مکرم محمد اکرم خان صاحب غوری نے کیا تھا۔ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ امریکہ کو نظر ثانی کیلئے بھجوایا گیا ہے۔

گورنمنٹ انگریزی اور جہاد: ترجمہ امۃ المجید چوہدری صاحبہ نے کیا ہے نظر ثانی ہورہی ہے

دیگر کتب

Seal of the Prophets حضور کا ہنسلو، انگلستان میں لیکچر تھا۔ اسکی حضور نے اب از سرنو نظر ثانی فرمائی ہے۔ حوالہ جات اصل کتب سے لیکر شامل کئے گئے ہیں۔

☆ ہستی باری تعالیٰ (از حضرت المصلح الموعود) ترجمہ مکمل ہوچکا ہے۔ مزید نظر ثانی کی جارہی ہے۔

☆ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کا عقیدہ بابت نبوت حضرت مسیح موعودؑ ۱۹۱۴ء سے قبل اور بعد از مولانا جلال الدین صاحب شمسؓ۔ انگریزی ترجمہ از منور سعید صاحب

☆ خلافت احمدیہ اور عہد بیعت خلافت: از مولانا شیخ مبارک احمد صاحب۔ انگریزی ترجمہ از منور احمد سعید صاحب۔

☆ نبوت اور خلافت: اہل پیغام کا مؤقف ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء کے بعد۔ از سید میر محمود احمد صاحب انگریزی ترجمہ از منور سعید صاحب۔

☆ مسیح موعودؑ کی نبوت: اہل پیغام کا مؤقف ۱۹۱۴ء سے قبل از مولانا ابو العطاء صاحبؒ انگریزی ترجمہ از منور سعید صاحب

مختلف اعتراضات کے جواب میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے لیکچر اور خطبات جمعہ میں سے ۷ کا انگریزی میں ترجمہ کروایا گیا ہے جنکی نظر ثانی ہوچکی ہے ابھی چیکنگ باقی ہے تفصیل درج ذیل ہے۔

☆ عرفان ختم نبوت: انگریزی ترجمہ از منور سعید صاحب نظر ثانی مکرم سلیم الرحمٰن صاحب

☆ اسلام کا نظریۂ جہاد اور جماعت احمدیہ (۱۵ فروری ۱۹۸۵ء) انگریزی: وحید احمد صاحب۔ نظر ثانی ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب

☆ مسلمانان ہندوستان کا قومی تحفظ اور جماعت احمدیہ کا فیصلہ کن کردار: (۲۲ فروری ۱۹۸۵ء) انگریزی: مکرم وحید احمد صاحب۔ نظر ثانی ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب

☆ حضرت بانی جماعت احمدیہ پر اعتراضات کے مدلل اور مسکت جوابات (۲۹ مارچ ۱۹۸۵ء) انگریزی: مکرم نسیم رحمت اللہ صاحب

☆ حق و باطل میں تمیز کے مسئلہ پر اکثریت کا غیر شرعی فیصلہ اور احمدیت کی عظیم الشان فتح: انگریزی ترجمہ: ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب

☆ ایک نشان۔ ایک انتباہ: (۳۱ مئی ۱۹۸۵ء) انگریزی ترجمہ: ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب

اسطرح مختلف اعتراضات کے جواب میں اردو میں جو کتب تیار کی گئی ان میں سے ۶ کا انگریزی میں ترجمہ تیار کروالیا گیا ہے۔

۱ مولوی محمد یوسف لدھیانوی کی تقریر "قادیانیوں اور دوسرے کے درمیان فرق" کے جواب میں "کیا احمدی سچے مسلمان نہیں؟" انگریزی: حسن محمد خان صاحب عارف

۲ مولوی محمد یوسف کے رسالہ "نزول عیسیٰ چند شبہات کا جواب" کے جواب میں کا جواب "ولکن شبه لهم" انگریزی: حسن محمد خان صاحب عارف

۳ حضرت عیسیٰ کی توہین کے الزام کا جواب۔ انگریزی: مبشر احمد صاحب۔ نظر ثانی منور سعید صاحب

۴ "فتح مباہلہ یا ذلتوں کی مار"۔ منظور چنیوٹی کے ساتھ اللہ کا سلوک مباہلہ کے بعد۔ انگریزی ترجمہ: منور سعید صاحب نظر ثانی: ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب

۵ فاتح قادیان یا گستاخ اکھیں" انگریزی ترجمہ خلیل الرحمٰن ملک صاحب: نظر ثانی: سلیم الرحمٰن

۶ مولوی ابو البشیر عرفانی صدر مجلس تحفظ ختم نبوت احمد پور شرقیہ کے رسالہ الہامی گرگٹ کے بازاری تمسخر کا جواب۔ انگریزی ترجمہ: فوزیہ باجوہ صاحبہ۔ نظر ثانی: وحید احمد صاحب

علاوہ ازیں عدل، احسان، ایتاء ذی القربیٰ پر حضور کے لیکچرز میں پہلے حصہ کی پروف ریڈنگ ہورہی ہے دوسرے اور تیسرے حصہ کی کمپوزنگ ہوچکی ہے پروف ریڈنگ ہورہی ہے اور چوتھا حصہ بھی ٹائپ ہو چکا ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ ذیل کتب کے انگریزی میں تراجم کروائے جارہے ہیں۔ ۱۔ ازالہ اوہام ۲۔ لیکچر سیالکوٹ ۳۔ شہادۃ القرآن ۴۔ حقیقۃ الوحی ۵۔ کتاب البریہ ۶۔ چشمۂ معرفت

حضرت مسیح موعودؑ کی کتب اور تحریرات و ملفوظات سے مختلف عناوین کے تحت حوالہ جات محترم سید میر داؤد احمد صاحب مرحوم نے اکٹھے کئے تھے۔ ان میں سے جلد ۱ اور جلد ۲ کا ترجمہ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ نے کیا تھا جو شائع ہوگیا تھا۔ ان دونوں جلدوں کی نظر ثانی کی جارہی ہے نیز جلد ۳ بھی چوہدری محمد ظفر اللہ صاحبؓ کر گئے تھے اسکی بھی نظر ثانی منور سعید صاحب آف امریکہ کررہے ہیں۔ جلد ۴ اور جلد ۵ وکالت تصنیف کے تحت تیار کروائی جارہی ہے۔

اسی طرح "اسلام میں ارتداد کی سزا کی حقیقت

''حضور ایدہ اللہ کی جلسہ سالانہ ۲۷ جولائی ۱۹۸۶ء کی اردو میں تقریر کا انگریزی ترجمہ مکرم ڈاکٹر سلیم الرحمٰن صاحب آف کینیڈا کر رہے ہیں

حضرت مولانا حکیم نورالدین رضی اللہ عنہ کے حالات زندگی پر کتاب مکرم سید حسنات احمد صاحب نے تیار کی ہے۔ اسکی فائنل چیکنگ اب ہو رہی ہے۔

...... کے انچارج مکرم چوہدری رشید احمد صاحب کی زیر نگرانی بچوں کے لئے حضرت عمر فاروقؓ کے حالات زندگی پر کتاب تیار کی گئی ہے اس وقت زیر طبع ہے

اردو میں جو کتب تیار کروائی گئی ہیں یا جن پر کام ہو رہا ہے انکی تفصیل کچھ یوں ہے۔

۱عرفان ختم نبوت (۷ اپریل ۱۹۸۵ء کا خطاب) ازسرنو حضور نے نظر ثانی فرمائی ہے۔

۲۔اسلام میں ارتداد کی سزا کی حقیقت (تقریر جلسہ سالانہ ۲۷ جولائی ۱۹۸۶ء) حضور نے نظر ثانی فرمائی ہے۔

۳حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا لجنہ اماء اللہ سے خطاب برموقع جلسہ سالانہ امریکہ ۱۹۹۹ء کمپوز ہو چکا ہے فائنل چیکنگ ہو رہی ہے۔

۴حضور کے لیکچر Islam's response to contemporary issues کا اردو میں ترجمہ ''اسلام اور عصر حاضر کے مسائل کا حل'' کے عنوان سے ترجمہ مکمل ہو چکا ہے۔ آخری چیکنگ ہو رہی ہے۔

۵حضور کے خطبات جمعہ اور خطابات میں سے سیرۃ النبیؐ کے موضوع پر وکالت اشاعت کے تحت مواد جمع کر کے کتاب تیار کی جا رہی ہے۔

ان کے علاوہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جلسہ سالانہ انگلستان، قادیان، اور جرمنی کے خطابات میں سے ۲۶ خطابات کی حضور نے نظر ثانی فرمائی ہے اور اس وقت انہیں طباعت کیلئے تیار کروایا جا رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ضروری ہدایات

ایک نہایت ضروری امر کے بارہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت بھی آپکو پہنچانی ضروری ہے کہ احباب جماعت نے یا جماعتی طور پر جماعت کی کسی کتاب کا کسی زبان میں بھی ترجمہ کرنا ہو یا کوئی کتاب یا فولڈر چھپوانا ہو خواہ وہ نئی کتاب ہو یا دوبارہ چھپوائی جا رہی ہو اسکی اجازت وکالت تصنیف کی وساطت سے حاصل کرنی ضروری ہے۔

میرے بھائیو اور بہنو! آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق حضرت مسیح موعودؑ نے آکر روحانی اموال لٹائے جو تقسیم کئے جا رہے ہیں جیسا کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا تھا...... ع

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امید وار

لیکن یہ بھی ان ہی کو راس آتے ہیں جنکا اللہ سے لگاؤ ہوتا ہے۔ جب جماعت احمدیہ کے امام کیطرف سے جماعت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی منانے کے سلسلہ میں خدا تعالیٰ کے شکرانے کے طور پر اسکے کلام کے ۱۰۰ زبانوں میں ترجمہ کروانے کی سکیم کا اعلان کیا گیا تو دوسری طرف جماعت کے تراجم قرآن اور اسلامی لٹریچر کی اشاعت کے عظیم منصوبہ کے مقابل جنرل ضیاء الحق نے ۲۲ اپریل ۱۹۸۴ء کو پندرہویں صدی ہجری کے آغاز میں جشن منانے کا (بغیر کسی جواز کے) اعلان کرتے ہوئے اسلام آباد میں نیشنل ہجرہ کونسل کا ادارہ قائم کیا اسکے زیر انتظام علماء اور مفکرین کے مشورہ سے ٦ جون ۱۹۸۷ء کو اسلام آباد ہی میں ایک اہم سیمینار منعقد کر کے جماعت کے صد سالہ جوبلی منصوبہ میں مذکورہ ایک سو کے لفظ کو مدنظر رکھتے ہوئے مختلف علوم پر مشتمل ایک سو اہم منتخب کتب کے انگریزی زبان میں تراجم شائع کرانیکے منصوبہ کا اعلان کر دیا۔ دوسری طرف پاکستان کی طرز پر ملائیشیا میں Malay زبان میں بھی ایک سو کتب کے تراجم کے شائع کرنے کا اعلان کیا گیا۔ (روزنامہ مشرق لاہور ۹ جون ۱۹۸۸ء)

یاد رکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کی مدد ہمیشہ مامور من اللہ اور اسکے خلفاء کی جماعت کو ہی ہوا کرتی ہے جو نیک نیتی سے اسی کے حضور نذرانے پیش کرتے ہیں۔ ایسے معاملات میں بڑی بڑی ریاستوں کی پٹرول کی لاکھوں اربوں ڈالرز کی حمایت اور امداد بھی کام نہیں آتی۔

آپ نے جماعت احمدیہ کی بارآور کوششوں کا معمولی سا تذکرہ سن لیا۔ دوسری طرف اس نیشنل ہجرہ کونسل کے ادارہ کو صرف ۹ کتب شائع کرنے کی توفیق مل سکی۔ نہ صرف یہ بلکہ ضیاء الحق صاحب کی ۱۷ اگست ۱۹۸۸ء کو ہوائی حادثہ میں ہلاکت کے بعد صدر پاکستان غلام اسحاق خان نے اس ادارہ کو ہی ختم کر دیا۔ اور یہ کیوں نہ ہوتا۔ آنکھیں کھولکر دیکھنے والوں کیلئے اس میں بھی بہت سے عبرت کے سامان ہیں۔ خدا تعالیٰ سورۃ انبیاء کی آیت ۴۵ میں فرماتا ہے کہ کیا یہ دیکھتے نہیں کہ ہم زمین کو اسکے کناروں سے کم کرتے چلے جاتے ہیں تو کیا وہ پھر بھی غالب آسکتے ہیں؟

اسمیں یہ فرمایا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ مخالفین کی زمین کو کم کرتا چلا جا رہا ہے اور مؤیدین من اللہ کی زمین کو بڑھاتے ہوئے انکی تعداد بھی بڑھاتا چلا جا رہا ہے اور برکات میں بھی بڑھاتا چلا جا رہا ہے۔ پس انکو سوچنا چاہئے کہ کیا کبھی یہ ان مومنین پر غالب آسکتے ہیں؟ ہرگز ایسا نہیں ہوسکتا۔ جو جماعت کے ہاتھوں میں کشکول دینے کے دعویدار تھے اور تبلیغ کو بند کرنا چاہتے تھے انکا اپنا نام و نشان تک مٹ گیا اور انہوں نے دیکھ لیا کہ خدا تعالیٰ کے فضل جماعت پر خلیفۂ وقت کی اقتداء میں بڑھتے ہی چلے گئے اور برابر بڑھتے ہی چلے جا رہے ہیں۔ اور یہ ہو کر رہنا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں اور اسی پر میں آج کی اپنی گذارشات کو ختم کرونگا

''یاد رکھیں کہ اگر آپ اس قدر دعائیں کریں کہ زبانوں میں زخم پڑ جائیں اور اس قدر رو رو کر سجدوں میں گریں کہ ناک گھس جائیں اور آنسوؤں سے آنکھوں کے حلقے گل جائیں اور پلکیں جھڑ جائیں اور کثرت گریہ وزاری سے بینائی کم ہو جائے اور آخر دماغ خالی ہو کر مرگی پڑنے لگے یا مالیخولیا ہو جائے، تب بھی وہ دعائیں سنی نہیں جائینگی کیونکہ میں خدا سے آیا ہوں۔ جو شخص میرے پر بددعا کرے گا وہ بددعا اسی پر پڑے گی'' (ضمیمہ اربعین صفحہ ۳-۴)

واخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین

☆......☆......☆

تراجم قرآن مجید کی تفصیل

درج ذیل 54 زبانوں میں تراجم قرآن مجید شائع ہو چکے ہیں

Report Vakalat e Tasneef

June 2001

Translation of the Holy Qur'an already published in:

1 Albanian 2. Assamese 3. Bengali 4. Bulgarian 5. Chinese 6. Czech 7. Danish 8. Dutch 9. English (M. Sher Ali, M. G. Farid, 5 Vol. Commentary) 10. Esperanto 11. Fijian 12. French 13. German 14. Greek 15. Gujrati 16. Gurumukhi 17. Hausa 18. Hindi 19. Igbo 20. Indonesian 21. Italian 22. Japanese 23. kashmiri 24. Kikuyu 25. Korean 26. Luganda 27. Malay 28. Malayalam 29. Manipuri 30. Marathi 31. Mende 32. Nepalese** 33. Norwegian 34. Oria 35. Pashtu 36. Persian 37. Polish 38. Portuguese 39. Punjabi 40. Russian 41. Saraeiki 42. Sindhi 43. Spanish 44. Sundanese** (Part 21-30 this year) 45. Swahili 46. Swedish 47. Tagalog 48. Tamil 49. Telugu 50. Turkish 51. Tuvalu 52. Urdu (Tafseer e Sagheer) 53. Vetnamese 54. Yoruba

Partly Printed 55. Thai Vol 1 Part 1-10 (**New this year)

درج ذیل 23 زبانوں میں تراجم قرآن مجید زیر تیاری ہیں

Report Vakalat e Tasneef

June 2001

Translation of the Holy Qur'an Completed in:

1. Afrikaan**	(South Africa)	Arabic text to be pasted. report June 2001
2. Baule	(Ivory Coast)	being checked/revised. To be recorded on audiocassette. Report June 2001
3. Bete	(Ivory Coast)	being checked/revised. To be recorded on audiocassette. Report June 2001
4. Burmese**	(Myanmar)	to be type-set/revised and Arabic text to be pasted. February 2001.
5. Catalan	(Spain)	Arabic text being pasted
6. Creole**	(Mauritius)	to be type-set/Arabic text to be pasted Letter April 2001
7. Fulla**	(The Gambia)	Typed & proof-read till ch:12 Arabic text to be pasted. Report June 2001
8. Hungarian	(Hungary)	Arabic text being pasted
9. Jula	(Ivory Coast)	being checked/revised/Arabic text to be pasted. Report June 2001
10. Kanri	(India)	being checked and composed. May 2001
11. Kijaluo**	(Kenya)	to be checked/revised. letter April 01
12. Kikamba	(Kenya)	Ready for printing. Letter July 2001
13. Kikongo	(Congo)	being checked/revised
14. Kiribati	(Fiji)	Arabic text being pasted. Letter June 2001
15. Lithuanian**	(UK)	Mrs Breira Saeed Ahmad. Being checked/typed. June 01
16. Malagasy**	(Mauritius)	to be revised/ checked. Letter July 01. Target early 2002

2. Balanta	(Guinea Bissau)	Trying to find another translator. June 2001
3. Bosnian	(Bosnia)	Found Enes Zukanovic as translator through Farhia
4. Kyrgyz	(Kirghistan)	Trying to find suitable translator. Report June 2001
5. Kurdish	(Kurdistan)	Trasnlator in Germany is being consulted about the rates for translation

درج ذیل 18 زبانوں میں
تراجم قرآن مجید دوبارہ شائع کروائے جا رہے ہیں

The Holy Qur'an (June 2001)

The following published translations are being revised/corrected:

1. Albanian with notes		Report 2001 Zakaria Khan. Remains pasting of Arabic text
2. Bengali		*2nd editions printed in Bangla Desh. 3rd ed. in India 4th ed. to be printed in Bangla Desh according to English & Huzoor's Urdu translations with changes ISBN given to Tasadduq Hussain Sahib in August 2000 *Being revised in India according to Huzoor's Urdu translation Urdu translation to be sent when ready
3. Danish		Report 2001 Denmark. Mr. Madsen's edition printed. Alternative translation and Introduction of Surahs will be replaced and added
4. English 1vol. Commentary		Re-typed in Rabwah through V. Isha'at. Completed in July 2001 CD & print to be received yet.
5. German		3rd edition of pocket size printed 10.000 copies in 2001 with changes & alternative translation of Huzoor. New Arabic text under preparation through a soft ware company Should complete the work of Arabik text by end 2001
6. Gurumukhi	(India)	Urdu translation of Huzoor to be sent when ready
7. Hausa	(Nigeria)	Report Apr. 2001 Nigeria revision & proof reading completed. pasting till Dec 01 Letter of Ameer AMJN-226/1/197 dated 29/4/01
8. Hindi	(India)	Urdu translation of Huzoor to be sent when ready
9. Italian	(Canada)	Report Malik Lal Khan Sb. Canada 2001. First 6 parts completed. to be ready by Dec 01
10. Luganda		Copyright form still to be received from Uganda Was to be checked & Arabic text to be pasted in 1999. No recent report received from Uganda
11. Malayalam	(India)	Urdu translation of Huzoor to be sent when ready.
12. Persian		Few pages given to Munawar Saeed Sahib USA for checking of Persian July 2001
13. Russian		Being revised and re-translated according to Huzoor's urdu translation Rustam Hammad Wali & Khalid Ahmad are revising it. Report July 2001 completed till Al-Jathiah Ch:45 Target end 2001
14. Spanish	(Spain)	Report Dr. Ata Elahi Mansur 2001

17. Mandinka**	(The Gambia)	Arabic text to be pasted. Report June 2001
18. Sinhala**	(Sri Lanka)	Revised till 20 parts. To be typeset. Letter May 2001
19. Uzbek	(Uzbekistan)	being checked/revised/typeset. Revised 20 parts. June 2001
20. Wali**	(Ghana)	to be checked/type set Report may 2001
21. Wollof**	(The Gambia)	Typed & proof-read till ch: 31. Arabic text to be pasted. Report June 2001
22. Xhosa	(S. Africa)	Arabic text to be pasted. Report June 2001
23. Yao**	(Tanzania)	Alli S. Mosse. To be typed and revised. June 2001

**New this year

Partly ready for publication:

Sundanese** (Commentary) (Indonesia) Vol. 1 (Al-Fatiha & Al-Baqarah ready.

درج ذیل 13 زبانوں میں قرآن مجید کا ترجمہ کروایا جا رہا ہے

Report Vakalat e Tasneef

June 2001

Translation of the Holy Qur'an being rendered in:

1. Asantetwi	(Ghana)	Completed but foot-notes & of last 10 parts and index yet to be translated. Report May 2001
2. Creole	(Guinea Bissau)	Report June 2001 completed upto Al-Maa'edah
3. Dagbani	(Ghana)	33 chapters completed. Report May 2001
4. Dogri	(India)	Re-started from Urdu translation of Huzoor in 2001 Report 12.5.01 Nazir Isha'at Letter No. 499 First part completed. corrected version of Urdu translation to be sent when ready
5. Etsako	(Nigeria)	Was completed but to re-start in Auchi dialect. Target Dec. 01 Letter Ameer AMJN-226/1/197 29 April 2001
6. Fante	(Ghana)	Was completed but sent back for revision/re-translation 1-10 parts completed and typeset report May 2001
7. Hebrew	(Israel)	Trasnlated upto Surha Al-Baqarah + Yusuf and some last chapters. Target 23.11.2003
8. Javanese	(Indonesia)	Vol 1 part 1-10 ready for printing Vol. 2 part 11-20 being revised
9. Kazakh	(Kazakhstan)	July 01 report. 1-12, 13 half, 38-57, 96-114 suras Completed. Target to Klara January 2001. Kh. Muzafar)
10. Khmer	(Cambodia)	Being revised. to be re-translated
11. Lingala	(Congo{Zaire})	Major portion translated. Letter June 01
12. Moore	(Burkina Faso)	Completed but found errors. Being re-translated. 5 parts typeset. Letter June 2001
13. Samoan	(Fiji)	Translated till Surah Al-Anfal Vol. 53. Report Feb. 2001

درج ذیل 5 زبانوں میں تراجم قرآن مجید شروع ہونے والے ہیں

Report Vakalat e Tasneef

June 2001

Translation of the Holy Qur'an Will start Insha Allah soon in :

1. Batakese	(Indonesia)	

for Palestine And Kashmir			
8. Plight of Palestinians & services of Jama'at	Arabic	Arabic Desk	
9. Their "Ulemaa"-A point for thought	Arabic	Arabic Desk	
1. Mauood Aqwaam e Aalam	Bengali	India	Printed
1. Revival of Religion	Bosnian	Germany	Printed
2. Why I became an Ahmadi?	Bosnian	Germany	
1. The Promised Messiah and Mahdi (F)	Chavacano	Philippines	
1. Islam's response to contemporary issues	Chinese	Ch. Desk	being rev.
2. What is Islam? (F)	Chinese	Ch. Desk	Printed
3. Was Jesus god or Son of God? (F)	Chinese	Ch. Desk	Printed
4. Jesus in the Holy Qur'an (F)	Chinese	Ch. Desk	Printed
5. A brief introduction of Islam (F)	Chinese	Ch. Desk	Printed
6. Jesus' deliverance from the cross (F)	Chinese	Ch. Desk	Printed
7. Ahmad-The Promised Messiah (F)	Chinese	Ch. Desk	Printed
8. Catalogue of Chinese books	Chinese	Ch. Desk	
9. First 2 volumes of commentary of H. Qur'an	Chinese	Ch. Desk	
10. How to develop morale?	Chinese	Ch. Desk	
1. Muhammad in the Bible (Folder)	Danish	Denmark	
2. Hazrat Muhammad Khataman Nabiyyeen (Folder)	Danish	Denmark	
3. Ph. of the teachings of Islam (new trans.)	Danish	Denmark	
4. Islam's response to contemporary issues	Danish	Denmark	
5. Punishment of Blasphemy in Islam (F)	Danish	Denmark	
6. Individual peace (F)	Danish	Denmark	
7. Inter-Religious peace & harmony (F)	Danish	Denmark	
8. The Ahmadiyya Movement (F)	Danish	Denmark	
9. True God (F)	Danish	Denmark	
10. The bounties of Islam (F)	Danish	Denmark	
11. The victory of Islam is at hand (F)	Danish	Denmark	
12. Ahmad The Promised Messiah (F)	Danish	Denmark	
13. The advent of Jesus Christ (F)	Danish	Denmark	
14. An introduction to Ahmadiyyat (F)	Danish	Denmark	
1. Jesus in Qur'an (F)	Dutch	Holland	
2. Deliverance of Jesus from the Cross (F)	Dutch	Holland	
3. Was Jesus god or Son of God? (F)	Dutch	Holland	
1. Jesus Son of Mary (F)	English	Canada	
2. Introduction to Islam (F)	English	Canada	
3. Hadhrat Umar Farooq (Ch. Rasheed Children Book Committee)	English	Markiz	
4. Ten introductory Folders (F)	English	UK	
1. Certainty in faith & real prayer (F)	Flemish	Belgium	Printed
2. Ramadhan-Its importance & blessings	Flemish	Belgium	Printed
3. An intorduction of Ahmadiyyat in Islam (F)	Flemish	Belgium	Printed
4. Millennium message (F)	Flemish	Belgium	
1. An introduction of Ahmadiyyat in Islam (F)	French	Belgium	Printed
2. Millennium message (F)	French	Belgium	
3. Ahmadiyya Movement in Islam (F)	French	I. Coast	Printed

		Arabic text to be pasted
15. Swahili	(Thanzania)	Report Muzaffar Durrani Sb. 2001. Arabic text is being pasted
16. Swedish		To be revised by Dr. Qanita according to English translation and Huzoor's alternative translation. No recent report received from Sweden.
17. Tamil	(India)	Urdu translation of Huzoor to be sent when ready.
18. Telugu	(India)	Urdu translation of Huzoor to be sent when ready.

تفصیل تراجم "اسلامی اُصول کی فلاسفی" تصنیف لطیف سیدنا
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام (گزشتہ سال 47 دوران سال 2 کل 49)

Report Vakalat e Tasneef

June 2001

Translation of "The philosophy of the teachings of Islma"

Already Published:

1. Albanian 2. Arabic 3. Assamese 4. Asante 5. Bengali 6. Bosnian** 7. Bulgarian 8. Burmese 9. Chinese 10. Danish 11. Dutch 12. English 13. Esperanto 14. Fijian 15. French 16. German 17. Greek 18. Gujrati (for non-Muslims) Gujrati (for Muslims) 19. Gurmukhi 20. Hausa 21. Hebrew 22. Hindi 23. Indonesian 24. Italian 25. Japanese 26. Kanri 27. Kiribati 28. Korean 29. Luganda 30. Malayalam 31. Manipuri 32. Marathi 33. Nepalese 34. Norwegian 35. Persian 36. Polish 37. Portuguese 38. Russian 39. Swahili 40. Spanish 41. Swedish 42. Tamil 43. Telugu 44. Tahi (2000 repot. Printed in 1999, Thailand) 45. Turkish 46. Uzbek** 47. Waale 48. yoruba 49. Yiddish.

(**printed in 2000/2001)

تراجم اسلامی اصول کی فلاسفی جو زیر تراجم ہیں

Being translated :

1. Afrikaans	(S.Africa, June 2001 report. Ready for Printing)
2. Czech	(Germany, 2001 report. Ready for Printing)
3. Kazak	(Kazakhstan 2001 report. Being revised)
4. Oria	(India 1999 report)
5. Xosa	(S. Africa. June 2001 report. Ready for printing)

جولائی 2000ء تا جون 2001ء مندرجہ ذیل 35 عالمی
زبانوں میں کتب / فولڈرز شائع ہوئے

Report Vakalat e Tasneef

June 2001

The follwing books/folders are already translated :

1. Some Distinctive Features of Islam (revised)	Albanian		Printed/Ger
2. Revival of Religion (reised)	Albanian		Printed/Ger
3. Ahmadiyyat-Planted by God (F)	Albanian		
4. 12 Folders	Albanian		4 Printed
1. Nakhtaro Muhammadan	Arabic	Arabic Desk	
2. False propaganda against Ahmadiyya Muslim Jama'at in Pakistan & its background	Arabic	Arabic Desk	
3. Was Ahmadiyya Jama'at planted by British? Historical facts	Arabic	Arabic Desk	
4. British interests in India & its real protectors	Arabic	Arabic Desk	
5. Ahmadiyya concept of Jihad	Arabic	Arabic Desk	
6. Role of Ahmadiyya Jama'at for the protection of interests of Muslims of India (2 Khutbas)	Arabic	Arabic Desk	
7. Services of Ahmadiyya Jama'at	Arabic	Arabic Desk	

Khataman Nabiyyin			
8. 2 grand signs for trutnfulness of Imam Mahdi	Russian	Kazakhstan	
9. British interests in India & its real protectors (2)	Russian	Kazakhstan	
10. Was Ahmadiyya Jama'at planted by British? Historical Facts (Khutba No. 1)	Russian	Kazakhstan	
11. Ahmadiyya concept of Jihad (Khutba No. 3)	Russian	Kazakhstan	
12. Interpretations, Reaction and Wonderful writings of the Promised Messiah and Muslim leaders (Khutba No. 12)	Russian	Kazakhstan	
1. Islam's response to contemporary Issues (Tr. Mansur Ata Elahi)	Spanish	Spain	
2. Ahmadiyya Muslim Community (F)	Spanish	G. Mala	Printed
3. Our Prayer (F)	Spanish	G. Mala	Printed
4. Our Holy Prophet (F)	Spanish	G. Mala	Printed
5. Our Mahdi (F)	Spanish	G. Mala	Printed
1. Salat (Tr. Jamil. R. Rafiq)	Swahili	Tanzania	Printed
2. Catalogue of Books	Swahili	Tanzania	Printed
3. Jesus in India (Tr. Muhammad S. Kibindu)	Swahili	Tanzania	Printed
4. Ahmadiyya Muslim Jama'at (F)	Swahili	Tanzania	
5. Ahmadiyya Movement in Islam An Intr. (F)	Swahili	Kenya	
6. Jesus Christ (F)	Swahili	Kenya	
1. Ahmadiyya In Islam (F)	Swedish	Sweden	
2. I Am the light of the dark age (F)	Swedish	Sweden	
1 Mauood Aqwaam e Aalam	Tamil	India	Printed
1. Mauood Aqwaam e Aalam	Telugu	India	Printed
1. The Essence of faith's pillars	Thai	Thailand	
1. Muhammad in the Bible (F)	Tongan	Fiji	
2. The Promised Messiah has come (F)	Tongan	Fiji	
1. Founder of Ahmadiyya Jama'at & Muslim Leaders (F)	Uzbek	Kazakhstan	Printed
2. The Philosopy of the teachings of Islam	Uzbek	Kazakhstan	Printed
3. Economic structure of islamic Society	Uzbek	Kazakhstan	
4. Jesus in India	Uzbek	Kazakhstan	
5. My book about God	Uzbek	Kazakhstan	Printed
6. British interests in India & its real protectors	Uzbek	Kazakhstan	
1. Ahmadiyya Muslim Jama'at (F)	Yao	Tanzania	Printed

درج ذیل لٹریچر کا مختلف زبانوں میں ترجمہ کروایا جارہا ہے

Report Vakalat e Tasneef

June 2001

The follwing are being translated :

1. An elementary study of Islam (being checked in RBW. Report V. Isha'at RBW Sep. 00)	Chinese	Ch. Desk	
2. Life of Muhammad (being checked in RBW. Report V. Ishaat RBW Sep. 00)	Chinese	Ch. Desk	
3 The Institution of Khilafat (Mir Zafrullah, Islamabad)	Chinese	V. Ish. RBW	
4. A Review of Christianity (Mahmud A. Anis, Bahawalnagar)	Chinese	V. Ish. RBW	
5. S.D.F. of Islam (Tariq Saeed, Jamia)	Chinese	V. Ish. RBW	
4. Ahmadiyya Muslim Jama'at-An intr. (F)	French	I. Coast	Printed
5. Jesus and 2000 (F)	French	I. Coast	
6. Introduction to Tehrik e Jadid (F)	French	I. Coast	
7. Introduction to Waqf e Jadid (F)	French	I. Coast	
8. Ahmadiyya Muslim Jama'at An Intr. (F)	French	France	
9. Mosque etiquette (F)	French	Fr. Desk	
10. Message of peace given by H. Prophet to Christians (F)	French	Fr. Desk	
11. Introduction to Ahmadiyyat (F)	French	Fr. Desk	
12. Mankind needs Religion (F)	French	Fr. Desk	
13. Women in Islam some mis understandings removed (F)	French	Fr. Desk	
14. Has the Messiah come? (F)	French	Fr. Desk	
15. What should you know about Christmas? (F)	French	Fr. Desk	
1. A man of God (Tr. H.U. Hubsch)	German	Germany	Printed
2. Scheme 2000 (F)	German	Germany	Printed
3. Catalogue of books	German	Germany	Printed
4. AIDS	German	Germany	Printed
5. Allah (F)	German	Germany	
6. The Holy Qur'an (F)	German	Germany	
7. The Holy Prophet (F)	German	Germany	
8. The Promised Messiah (F)	German	Germany	
9. The Khilafat (F)	German	Germany	
10. Jesus Son of Mary (F)	German	Germany	
11. Rights & duties of men in Islam (F)	German	Germany	
1. Mauood Aqwaam e Aalam	Gujrati	India	Printed
1. Mauood Aqwaam e Aalam	Gurmukhi	India	Printed
1. Mauood Aqwaam e Aalam	Hindi	India	Printed
1. Islam Ahmadiyyat An Introduction (F)	Hungarian	Poland	
1. Death on the Cross	Indonesian	Indonesia	
1. Mauood Aqwaam e Aalam	Kanri	India	Printed
1. Wisal Ibne Maryam	Kazakh	Kazakhstan	Printed
2. Ahmadiyya Muslim Jama'at (F)	Kazakh	Kazakhstan	Printed
3. Ph. of teachings of Islam (being revised)	Kazakh	Kazakhstan	
4. Some distinctive features of Islam	Kazakh	Kazakhstan	
5. Ahmad and Sarah go to Mosque	Kazakh	Kazakhstan	
1. Ahmadiyya Movement in Islam An introduction (F)	Khmer	Cambodia	Printed
2. My book about God	Khmer	Cambodia	
1. Mauood Aqwaam e Aalam	Malayalam	India	Printed
2. Murder in the name of Allah	Malayalam	India	Printed
3. Daawatul Ameer (Tr. B.M. Koya Kerala)	Malayalam	India	
4. Hamara Khuda (Tr. Mohyudin Kronaga Palli)	Malayalam	India	
5. Satya Mitram (Quarterly subaaee Ansar Kerala Magazine)	Malayalam	India	
1. Mauood Aqwaam e Aalam	Nepalese	India	Printed
1. Messiah and change of 1000 years (Nur Bolstad)	Norwegian	Norway	Printed
1. Islam Ahmadiyya An introduction (F)	Polish	Poland	
1. The Challenge of new century	Pouguese	Portugal	
1. Ahmadiyya Muslim Jama'at (F)	Russian	Kazakhstan	
2. H. Founder of Ahmadiyya Jama'at and Muslim leaders (F)	Russian	Kazakhstan	
3. Ph. of teachings of Islam (Message & Intr.)	Russian	Kazakhstan	
4. Holy prophet's kindness to children	Russian	Kazakhstan	
5. Wisaal Ibne Mar[illegible]	Russian	Kazakhstan	
6. Muhammad in t[illegible]	Russian	Kazakhstan	
7. Al-Qaulul Mobin fi Tafseer	Russian	Kazakhstan	

2. Two great signs for truthfulness of the Russian Promised Messiah		Kazakhstan
1. Raah-e-Iman	Swedish	Sweden
1. Jesus in India	Turkish	
2. The three creative principles	Turkish	
3. Ahmad The Promised Messiah	Turkish	
4. Promised Messiah and Mahdi	Turkish	
5. Islam's response to contemporary issues	Turkish	
1. Revelation, Rationality...	Urdu	V. Tasneef
2. Islam's response to contemporary issues (Composed. Being checked)	Urdu	V. Tasneef
3. Huzoor's address to Lajna Jalsa USA 1999 (Composed. Being checked)	Urdu	V. Tasneef
4. Seeratun Nabi (Collections from Huzoor's addresses and Khutabaat)	Urdu	V. Ishaat. RBW
5. Mauood Aqwaam e Aalam	Urdu	India
1. Intro. to the study of Holy Qur'an	Uzbek	Uzbekistan
2. Murder in the name of Allah	Uzbek	Uzbekistan
3. Truthfulness of the promised Messiah	Uzbek	Uzbekistan
4. Stories from early Islam	Uzbek	Uzbekistan
5. Two great signs for truthfulness of the Promised Messiah	Uzbek	Uzbekistan

6. Pork Consumption & Human Diseases (Naseer A. Badr, V. Tabshir RBW)	Chinese	V. Ish. RBW
1. Ph. of Teachings of Islam (Arabic being pasted)	Czech	Germany
1. Islam and Human Rights	Danish	Denmark
1. A brief history of Ahmadiyya Movement in Islam for Children (by. Sh. Khurshid Ahmad Tr. Zakaria Virk)	English	Canada
2. Seeratul-Mahdi	English	V. Tasn. RBW
3. Tauzeeh-e-Maram (Composed)	English	V. Tasn. RBW
4. Kashti-e-Nuh (being revised)	English	V. Tasn. RBW
5. Tajalliat-e-Elaahia (being revised)	English	V. Tasn. RBW
6. Lecture Lahore (Being Revised)	English	V. Tasn. RBW
7. Lecture Ludhiana (Being Revised)	English	V. Tasn. RBW
8. A Misunderstanding removed (Being Revised)	English	V. Tasn. RBW
9. Nishan-e-Aasmaani (Being Revised)	English	V. Tasn. RBW
10. Chashma-e-Ma'arifat (Being Revised)	English	V. Tasn. RBW
11. Govt. Angrezi & jihad (Being Revised)	English	V. Tasn. RBW
12. Hasti Bari Ta'ala	English	V. Tasn. RBW
13. Essence of Islam Vol. I,II	English	being checked
14. Essence of Islam Vol. III	English	being checked
15. Essence of Islam Vol. IV, V	English	
16. Haqiqat-ul-Wahy	English	
17. Izaala-e-Auhaam (M.J. Asaad / Nasra Hamza)	English	
18. Lecture Sialkot (Idris Nasrullah / Basir Hai)	English	
19. Shahadatul Qur'an	English	
20. Kitab-ul-Bariyyah	English	
21. Huzoor's Khutabaat in reply to some objections	English	
22. Huzoor's Khutabaat in reply to "White paper"	English	
23. Absolute Justice..., Vol. I	English	Markiz
24. Absolute Justice..., Vol. II	English	Markiz
25. Absolute Justice..., Vol. III	English	Markiz
26. Absolute Justice..., Vol. IV	English	Markiz
27. Punishment of apostasy in Islam (Huzoor's address at Jalsa UK 1986. Dr. Saleemur Rehman)	English	Markiz
28. Hadhrat Maulana Hakim Nurud Din (Syed hasanat Ahmad. Canada)	English	Markiz
29. Seal of the Prophets (Revised)	English	Markiz
30. A Preacher's handbook	English	Gambia
31. References of Bible	English	Gambia
32. Religious knowledge book	English	Gambia
1. Secrets of acceptance of Prayers	French	I. Coast
2. Yassernal Qur'an	French	I. Coast
1. Ph. of teachings of Islam	Hungarian	Poland
1 Ph. of teachings of Islam (being revised)	Kazakh	Kazakhstan Printed
2. Jesus-A prophet of God	Khmer	Cambodia
1. Ahmadiyyat ka Paigham	Kyrgyz	Kirghistan
2. Wisal Ibne Maryam	Kyrgyz	Kirghistan
3. Salat	Kyrgyz	Kirghistan
4. yassernal Qur'an	Kyrgyz	Kirghistan
5. Ahmad and Sarah	Kyrgyz	Kirghistan
6. An elementary study of Islam	Kyrgyz	Kirghistan
7. Life of Muhammad	Kyrgyz	Kirghistan
8. Woman in Islam	Kyrgyz	Kirghistan
9. Revival of Religion	Kyrgyz	Kirghistan
10. S.D. Features of Islam	Kyrgyz	Kirghistan
11. Ahmad-The promised Messiah	Kyrgyz	Kirghistan
1. Christianity-A journey from facts to fiction	Polish	Poland
2. Invitation to Ahmadiyyat (F)	Polish	Poland
1 Homoeopathy	Russian	Kazakhstan

بقیہ صفحہ: (15)

☆-MTA سے استفادہ کرنے اور بالخصوص حضور انور کے خطبات جماعت کو سنانے کا انتظام کرنے کے بارے میں ☆-ذیلی تنظیموں کو فعال بنانے کے بارہ میں ☆-مالی قربانی کو بلند کرنے اور لازمی چندہ کو باشرح کرنے کے بارہ میں ☆-جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۱ء میں کشمیر سے زیادہ سے زیادہ تعداد میں احمدی احباب و مستورات کو شرکت کے بارہ میں۔ان ہر چار امور کے تعلق سے باہمی مشوروں سے مختلف تجاویز اور فیصلہ کئے گئے۔۱۱/اکتوبر کی رات کو بعد نماز مغرب و عشاء مسجد احمدیہ ناصر آباد میں تربیتی جلسہ زیر صدارت محترم عبدالحمید صاحب ٹاک صوبائی امیر منعقد ہوا جس میں محترم مولوی غلام نبی صاحب نیاز اور محترم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد نے تقاریر کیں۔ یہاں سے مورخہ ۱۲/اکتوبر کو براستہ بالسو وفد یاری پورہ کیلئے روانہ ہوا۔ بالسو میں محترم عبدالرحیم صاحب ساجد سکرٹری مال کے گھر پر قیام کیا گیا۔اور یہاں کی تعمیر شدہ خوبصورت مسجد کا جائزہ لیا گیا۔اور لجنہ کی تنظیم کا بھی جائزہ صدر صاحبہ موصوفہ نے فرمایا۔ نماز جمعہ سے قبل وفد یاری پورہ پہنچا جہاں احباب و مستورات نے نہایت گرمجوشی اور خلوص سے مرکزی مہمانوں کا استقبال کیا۔محترم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد نے نماز جمعہ پڑھائی۔پھر رات کو تربیتی اجلاس ہوا۔اور ۱۳/اکتوبر کو نونہ مئی پہنچے یہاں بھی لجنہ و احباب جماعت کا اجلاس ہوا۔اور نئی تعمیر شدہ مسجد کو دیکھا گیا اور مزید جماعتی ضروریات کا جائزہ لیا گیا۔نونہ مئی سے واپسی پر وفد نے تعلیم الاسلام احمدیہ انسٹیچوٹ یاری پورہ کا جائزہ لیا۔اور یہاں پر طلباء و طالبات کو محترم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد نے خطاب کیا۔

اور زریں نصائح سے بچوں کو نوازا۔ طلباء و طالبات کو تعلیمی میدان میں آگے بڑھنے کی طرف توجہ دلائی گئی۔یہاں پر مکرم پرنسپل صاحب مکرم امیر صاحب و خاکسار نے بھی بچوں سے خطاب کیا۔ یہاں فارغ ہونے کے بعد جماعت احمدیہ چک ڈی سینڈ اور جماعت احمدیہ چک ایمر چھ جانے کا پروگرام طئے تھا۔ حسب پروگرام ظہر کی نماز جماعت احمدیہ چک ڈی سینڈ میں ادا کی۔ رات کو بعد نماز مغرب و عشاء جماعت احمدیہ چک ایمر چھ کی نئی تعمیر شدہ جامع مسجد میں ہر دو جماعتوں کا مشترکہ تربیتی اجلاس رکھا گیا تھا۔ مکرم مولوی فاروق احمد صاحب ناصر سرکل انچارج و مکرم خالد محمود صاحب کی تلاوت و نظم کے بعد مختصر طور پر خاکسار نے تقریر کی۔ بعدہٗ محترم ناظر صاحب نے مختلف تربیتی پہلوؤں ، جماعتی اتحاد و اتفاق،نماز باجماعت کی اہمیت، مالی قربانیوں کے اعلیٰ معیار کی طرف جماعت کو توجہ دلائی۔دوپہر کے کھانے کے بعد لجنہ کا بھی اجتمائی جلسہ اسی مسجد میں منعقد ہوا تھا۔ احباب جماعت مردوں و مستورات نے ذوق شوق سے ان اجلاسات میں حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ اور یہاں سے برازلو کی جماعت میں کچھ دیر قیام اور زیر تعمیر مسجد کا جائزہ لینے اور احباب جماعت سے گفتگو کرنے کے بعد سرینگر کیلئے روانہ ہوئے جہاں مردوں اور لجنہ کی ممبرات کے ساتھ الگ الگ میٹنگز ہوئیں۔ اس طرح دو ہفتے کا یہ مختصر دورہ چودہ پندرہ جماعتوں کی Visit کے ساتھ اختتام کو پہنچا۔

اللہ تعالیٰ جماعتوں کو پہلے سے بڑھ کر جماعتی کاموں میں حصہ لینے کی توفیق دے۔آمین

(عبدالرشید ضیاء سرکل انسپکٹر جموں کشمیر)

اعلان دعا

☆...... خاکسار کے بھائی نیو پارک میں رہائش رکھتے ہیں ریسٹورنٹ کا بزنس ہے۔ گھریلو اور بزنس کی پریشانیوں میں مبتلا ہیں اُن کیلئے دعائے خاص کی عاجزانہ درخواست ہے۔ (عبدالعزیز ،ٹورانٹو ،کینیڈا)

☆...... خاکسار پر کچھ لوگوں نے مقدمہ کیا ہوا ہے اس پریشانی سے نجات پانے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالحق بنگلہ دیش)

جلسہ سالانہ ماریشس کا کامیاب انعقاد اور

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کا ماریشس میں ورود مسعود

رپورٹ:-مکرم محمد اقبال باجوہ مبلغ ماریشس

ذیل کے سطور میں خاکسار نہایت ہی مہربان اور محبتیں بانٹنے والے پوتے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان دارالامان کے دورہ ماریشس کی چند جھلکیاں پیش کرنے جا رہا ہے

ماریشس میں آمد

پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اجازت ملنے کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب ۱۳ ستمبر ۲۰۰۱ء کو صبح پانچ بجے ماریشس ائیر پورٹ پر اترے۔اس موقع پر احباب جماعت ہائے احمدیہ ماریشس کا جوش وخروش قابل دید تھا۔محترم صاحبزادہ صاحب نے موجود تمام احباب کے ساتھ مصافحہ کیا اور محترمہ بیگم صاحبہ نے تمام خواتین سے ملاقات کی۔۱۴ستمبر تا ۱۶ستمبر جلسہ سالانہ ماریشس تھا۔چنانچہ ۱۳ستمبر کو ہی نماز ظہر وعصر ایک بجے محترم میاں صاحب کی موجودگی میں ہی جلسہ گاہ میں ادا کی گئی۔شام چھ بجے سے سات بجے تک محترم میاں صاحب نے جلسہ گاہ اور تمام شعبہ جات کا محترم امیر صاحب اور افسر صاحب جلسہ سالانہ کے ساتھ جائزہ لیا۔

محترم صاحبزادہ صاحب بفضلہٖ تعالیٰ تینوں دن جلسہ سالانہ کی تمام نشستوں میں رونق افروز ہوئے آپ نے ۱۴ستمبر یعنی جلسہ سالانہ کے پہلے دن لجنہ اماء اللہ ماریشس کو رات پونے آٹھ بجے ''موجودہ دور میں لجنہ اماءاللہ کی بڑھتی ہوئی ذمہ داریاں'' کے عنوان سے خطاب فرمایا۔پندرہ ستمبر یعنی جلسہ سالانہ کے دوسرے روز صبح ساڑھے دس بجے مکتب میں دینی تعلیم پانے والے تمام اطفال و ناصرات اور وقف نو بچوں اور بچیوں کو خطاب کیا۔اسی روز سہ پہر ۴.۱۵ بجے معزز مہمان اور حاضرین کو خطاب فرمایا جس کا موضوع تھا ''احمدیت اور خدمت انسانیت'' اور ۱۶ستمبر یعنی جلسہ سالانہ کے تیسرے روز ۱۰.۴۵ بجے کے قریب جلسہ سالانہ کی اختتامی تقریر فرمائی۔

۱۷ستمبر تا ۳ اکتوبر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی چیدہ چیدہ مساعی کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

صدر مملکت اور وزیر اعظم سے ملاقات

قیام ماریشس کے دوران محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی صدر مملکت اور پھر وزیر اعظم سے ملاقات بھی خاصی اہمیت کی حامل تھی۔جس میں انہوں نے دونوں شخصیات کے ساتھ مختصر ملاقات میں ان پر واضح کیا کہ ماریشس میں بسنے والے احمدی اس بات کی واضح دلیل ہیں کہ احمدیت ایک پر امن جماعت ہے اور حقیقت میں امن، احمدیت سے ہی وابستہ ہے۔

جماعتوں کا دورہ

ماریشس میں کل پندرہ جماعتیں ہیں۔محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے قیام ماریشس کے دوران جلسہ سالانہ ماریشس کے اختتام سے لیکر اپنے ماریشس چھوڑنے تک قریبا تمام جماعتوں کا دورہ کیا۔جو درج ذیل ہیں۔

روز ہل۔کتبورن متاء بلانش۔زانچلی۔سینپیا فینکس۔کچمیتیا۔تغیف۔ پائی۔اسٹیلے۔ ٹریولے۔متاء لونگ۔اکیوپپ+قاضیان۔نیوگرووو۔ ڈرتنکھم۔

احباب جماعت کو خطاب

تمام جماعتوں میں وزٹ کے دوران احباب جماعت مسجد میں جمع ہو جاتے اور تلاوت اور نظم کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب حاضرین سے مختصر خطاب فرماتے۔جس کا ترجمہ کریول زبان میں محترم امیر صاحب پیش کرتے اور پھر دعا ہوتی۔

۱۸ستمبر منگل کے روز متاء بلانش جماعت نے اپنے اس مندرجہ بالا پروگرام کو مسجد سے ملحقہ محمود ہال میں کیا۔جہاں ایک منسٹر، دو ممبران پارلیامنٹ اور پندرہ کے قریب مہمانوں کو بھی مدعو کیا۔اس طرح گویا یہ محفل ایک رنگ میں پیغام پہنچانے والی محفل بھی بن گئی۔

اسی طرح پھر ۲۳ ستمبر اتوار کے روز کتبورن جماعت نے بھی اپنے اسی پروگرام میں ایک منسٹر اور دس مہمانوں کو دعوت دیکر ان تک پیغام حق بزبان صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب پہنچایا۔

مساجد کا افتتاح

وزٹ کے دوران محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے تغیف، اسٹیلے، کیوپپ اور ڈرتنکھم میں مسجد کا افتتاح فرمایا۔ڈلینڈز اور پائی میں مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔کتبورن اور کچ میں مسجد کے ہال کا افتتاح فرمایا اور متاء بلانش میں مقبرہ موصیان کا سنگ بنیاد رکھا۔اس کے علاوہ کئی احمدیوں کے نئے تعمیر ہونے والے گھروں کے سنگ بنیاد بھی اُن حباب کی درخواست پر رکھے اور دعا کروائی علاوہ ازیں دوران قیام ماریشس محترم میاں صاحب نے جماعتی وزٹ کے دوران قریبا ۳۴۳ فیمیلیز سے ملاقاتیں کیں۔نیز اس دوران محترم میاں وسیم احمد صاحب نے تمام احمدیہ قبرستانوں میں جاکر دعائیں بھی کروائیں۔

عیادت

سنت نبوی ﷺ پر عمل کرتے ہوئے بیماروں اور سالہا سال سے بستروں پر پڑے ہوئے مریضوں کی عیادت کی اور انکے لئے دعائیں کیں

ذیلی تنظیموں سے خطاب

قیام ماریشس کے دوران محترم میاں صاحب نے نیشنل عاملہ کے ساتھ اور مجلس انصار اللہ اور مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلس لجنہ اماء اللہ نیشنل کے ساتھ ڈنر اور لنچ کیا اور تمام تنظیموں اور نیشنل عاملہ کے ممبرانوں کو حسب ضرورت گرانقدر نصائح سے نوازا۔

اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مد ظلہ العالی کو صحت وتندرستی والی لمبی عمر عطا کرے اور خدمت دین کی بیش از بیش توفیق دیتا چلا جائے۔آمین۔

محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد و محترمہ صدر لجنہ بھارت کا

وادئ کشمیر کی پندرہ جماعتوں کا مختصر تربیتی دورہ

محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ سابق صدر لجنہ اماء اللہ بھارت کے دورہ کے ۱۳ سال بعد محترمہ بشریٰ طیبہ صاحبہ صدر لجنہ بھارت کا وادی کشمیر کا یہ پہلا دورہ تھا۔ جو باوجود نامساعد و مشکلات کے صدر صاحبہ موصوفہ نے اختیار کیا۔اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔آمین

دوران سفر جماعت احمدیہ شورت میں مختصر قیام کرنے کے بعد یہ وفد جس میں خاکسار اور مکرم امیر صاحب صوبائی جموں وکشمیر شامل تھے آسنور پہنچا۔ جہاں مورخہ ۲۰۰۱-۱۰-۵ کو محترم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور محترمہ صدر صاحبہ نے بعد نماز لجنہ سے خطاب کیا۔ اور دوسرے دن تعلیم الاسلام اسکول کا جائزہ لیا گیا اسی طرح وہاں سے جماعت احمدیہ کوریل جماعت احمدیہ مانلو ہوتے ہوئے شوپیان کے راستہ پر تعمیر شدہ مسجد احمدیہ ''صوفن نامن'' کا جائزہ لیا گیا۔ اور مانلو میں احباب جماعت کو جماعتی اتحاد و اتفاق و نئے تعمیر شدہ دار التبلیغ کے تعمیر کے تعلق سے مفید مشورہ و نصائح سے نوازا۔ آسنور سے وفد میں مکرم مولانا غلام نبی صاحب نیاز فاضل مبلغ انچارج کشمیر بھی شامل ہوئے۔ان جماعتوں سے ہوتے ہوئے یہ وفد رشی نگر کی جماعت میں وارد ہوا۔یہاں پر جماعت نے بڑی ہی عقیدت اور گرمجوشی سے پھولوں کے ہار پہنا کر محترم ناظر صاحب و محترمہ صدر صاحبہ کا استقبال کیا. اور نئے تعمیر شدہ گیسٹ ہاؤس میں جملہ ارکان وفد کو ٹھہرایا گیا اور یہاں پر محترم ناظر صاحب و خاکسار و محترم امیر صاحب و نائب صوبائی امیر نے تربیتی تقاریر کیں۔محترم ناظر صاحب نے جماعت کو زریں نصائح سے نوازا۔

یہاں پر بھی محترمہ صدر لجنہ بھارت نے لجنہ کو خطاب کیا اور مالی و تنظیمی امور کے تعلق سے اور لجنہ کو فعال بنانے کے تعلق سے نصائح کیں۔ اسی طرح اسکول کا جائزہ لیا گیا۔ اور یہاں بھی بچوں سے خطاب فرمایا۔ریشی نگر سے چند میل کے فاصلہ پر ماندوجن کی جماعت ہے چند گھنٹوں کے لئے وہاں بھی گئے اور بعد نماز ظہر تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔رات کو ریشی نگر واپسی ہوئی۔ اگلے دن یہاں سے یہ قافلہ ہاری پاری گام کیلئے روانہ ہوا۔ یہاں بھی لجنہ و جماعت کے افراد کا الگ الگ تربیتی اجلاس ہوا۔اس کے علاوہ جماعتی تعلیم الاسلام اسکول کا جائزہ بھی محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد نے لیا۔اور طلباء و طالبات کو خطاب فرمایا۔ یہاں سے وفد جماعت احمدیہ ''شورت'' پہنچا اور رات کو بعد نماز مغرب وعشاء تربیتی اجلاس ہوا۔ جس میں محترم ناظر صاحب و محترم امیر صاحب صوبائی نے خطاب فرمایا اور معیار کے مطابق مالی قربانی کرنے اور نئی نسل کی صحیح تربیت کرنے کے تعلق سے نصائح فرمائیں۔ یہاں بھی لجنہ کا الگ اجلاس ہوا۔

اگلے دن وفد جماعت احمدیہ ناصر آباد پہنچا۔ جماعت نے وفد کا استقبال تعلیم الاسلام احمدیہ انسٹیچوٹ کے پاس کیا۔مکرم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد و محترمہ صدر صاحبہ لجنہ بھارت ہر دو نے الگ الگ طور پر طلباء و طالبات کو خطاب کیا۔ نیز محترمہ صدر صاحبہ لجنہ نے مسجد احمدیہ ناصر آباد میں بھی لجنہ سے خطاب کیا۔ یہاں سے دوسرے دن ۲۰۰۱-۱۰-۱۱ کو اندورہ کیلئے روانگی ہوئی۔ یہاں بھی احباب جماعت و لجنہ کے الگ الگ اجلاسات ہوئے۔

ناصر آباد میں قیام کے دوران صوبائی میٹنگ بھی رکھی گئی تھی۔جس میں مقامی مجلس کے ممبران کے علاوہ گیارہ صدر صاحبان اور گیارہ معلمین و مبلغین نے حصہ لیا۔ جس میں محترم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد نے درج ذیل امور کی طرف شرکاء کی توجہ مبذول کی۔

باقی صفحہ (۱۶) پر

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی | اسد محمود بانی
کلکتہ
BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072
: SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236- 2096, 236 -4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
. 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Tel Fax (0091) 01872-20757
Tel Fax (0091) 01872-21702

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol - 50 Thursday, 6 Dec. 2001 Issue No: 49

وقف جدید کا سال ۲۰۰۱ء کا اختتام
اور افراد جماعت کی ذمہ داریاں

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ وقف جدید کا سال ۲۰۰۱ء ختم ہونے میں صرف ایک ماہ کا مختصر عرصہ رہ گیا ہے امید ہے کہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جنوری ۲۰۰۲ء میں وقف جدید کے سال نو کے آغاز کا اعلان فرمائیں گے۔ اس موقع پر جماعت احمدیہ عالمگیر کی طرف سے ہر ملک کے وعدہ جات وصولی کی پوزیشن حضور انور کی خدمت اقدس میں لندن ارسال کیا جاتا ہے۔ جماعت احمدیہ بھارت کے مخلصین سے درخواست ہے کہ جن کے ذمہ چندہ وقف جدید بقایا قابل وصولی ہے براہ مہربانی اپنے اپنے وعدہ جات کا جائزہ لیکر فوری طور پر مقامی جماعت کے سیکرٹریان مال و سیکرٹریان وقف جدید کو ادائیگی کر کے ممنون فرمائیں۔ جو افراد اپنے وعدہ جات کے مطابق سو فیصدی ادائیگی کریں گے ان کے نام بغرض دعا حضور انور کی خدمت میں ارسال کر دئے جائیں گے۔ انشاء اللہ۔

(ناظم وقف جدید)

تحریک جدید کے اصول مستقل ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:-

یہ عارضی چیزیں نہیں بلکہ مستقل چیزیں ہیں اور دوستوں کا فرض ہے کہ جبر سے نہیں بلکہ پیار محبت سے سمجھا کر دلائل دے کر لوگوں کو قائل کریں۔ جب یہ باتیں ہماری جماعت کے قلوب میں راسخ ہو جائے گی تو جب احمدیت کو بادشاہتیں ملیں گی۔ اس وقت کے بادشاہ بادشاہ بن کر نہیں بلکہ بھائی بن کر حکومت کریں گے اور جہاں جائیں گے لوگ کہیں گے کہ یہ ہمیں اٹھانے آئے ہیں۔

ہمیں سپاہیانہ طور پر زندگی بسر کرنی چاہئے اور اپنی تمام زندگی کو مختلف قسم کی قیود کے ماتحت لانا چاہئے.... دوستوں کو چاہئے کہ وہ پہلے سے بھی زیادہ شوق کے ساتھ سادہ زندگی کی طرف متوجہ ہوں اور بجائے اس کے کہ وہ ان قیود کو کم کرنے کی کوشش کریں۔ انہیں چاہئے کہ زیادہ تعہد کے ساتھ ان مطالبات پر عمل کریں۔ (خطبہ جمعہ ۴ فروری ۱۹۳۶ء)

صدقات
سے متعلق
سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا ایک اہم ارشاد

ماہ رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں بکثرت صدقہ و خیرات کرنا بھی سنت نبوی ہے۔ اسلئے ذیل میں صدقات کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک اہم ارشاد درج کیا جاتا ہے کہ احباب جماعت اس طوعی نیکی کی طرف بھی خصوصی توجہ فرمائیں۔ حضورؓ نے فرمایا:-

''خدا تعالیٰ پر توکل سب سے اہم چیز ہے۔ جو کچھ خدا کر سکتا ہے بندہ نہیں کر سکتا خدا تعالیٰ سے دُعائیں کرتے رہو کہ وہ ایسا راستہ کھول دے جس سے آپ کی اور جماعت کی تکلیفیں دور ہوں۔ اس میں سب طاقتیں ہیں۔ جہاں بندے کی عقل نہیں پہنچتی وہاں اس کا علم پہنچتا ہے۔ خواہ ایک ٹکڑا ہو صدقہ بہت دیا کرو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جہاں دُعائیں نہیں پہنچتی وہاں صدقہ بلاؤں کو رد کر دیتا ہے''۔

حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مندرجہ بالا ارشاد جماعت کی موجودہ مشکلات اور ترقی کے راستہ میں حائل رکاوٹوں کے پیش نظر ایک خاص اہمیت رکھتا ہے اور جماعت کے ہر مخلص دوست کا فرض ہے کہ وہ حضور اقدسؓ کے ارشاد کی اہمیت کا پوری طرح احساس کرتے ہوئے کثرت سے صدقات دینا شروع کر دے۔ رمضان المبارک کے مقدس ایام صدقہ و خیرات کیلئے خاص ہیں۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ ہمارے سامنے ہے حدیث شریف میں آتا ہے کہ ان مقدس ایام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بے انتہا صدقہ و خیرات فرمایا کرتے تھے اور آپ کا ہاتھ تیز ہوا سے بھی زیادہ سخاوت کرتا تھا۔ پس احباب جماعت کو چاہئے کہ وہ سنت نبوی کی تابع ان بابرکت ایام میں حسب استطاعت زیادہ سے زیادہ صدقہ خیرات کرنے کو اپنا معمول بنائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اس طوعی نیکی کو اپنی جناب میں شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز

پتہ۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ۔ حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون:629443

فطرانہ اور عید فنڈ سے متعلق ضروری ہدایات

محترم ایڈیشنل وکیل المال صاحب لنڈن کی طرف سے زیر سرکلر 19.11.01/VMA7547 صدقۃ الفطر اور عید فنڈ سے متعلق یہ ہدایات موصول ہوئی ہیں:-

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۶ نومبر ۲۰۰۱ء میں تمام احمدی احباب کو ماہ رمضان المبارک میں صدقۃ الفطر کی بروقت ادائیگی سے متعلق یاددہانی کرائی تھی۔ لہذا یہ ضروری ہے کہ جسقدر جلد ہو سکے فطرانہ کی وصولی کر لی جائے تا کہ عید الفطر سے قبل مستحقین میں بروقت مالی امداد تقسیم کی جا سکے اس لئے آپ اپنی جماعت کے ہر براہ فیملی کو یہ ہدایات کر دیں کہ:-

۱) آپ کے ملک میں فطرانہ کی جو شرح مقرر کی گئی ہے اس کے مطابق خاندان کے ہر فرد (بشمول نوزائیدہ بچہ، گھریلو خادم، خادمہ) کی طرف سے رمضان میں صدقۃ الفطر کی ادائیگی کریں۔ واضح رہے کہ فطرانہ کی شرح ایک صاع عربی پیمانہ یعنی قریباً دو کلو سات صد پچاس گرام غلہ یا اس کی رائج الوقت قیمت مقرر ہے۔ جو شخص پوری شرح کے مطابق ادائیگی نہ کر سکتا ہو وہ نصف شرح سے بھی ادائیگی کر سکتا ہے۔

۲) صدقۃ الفطر کی مجموعی وصولی کا ۱۰/۱ حصہ بہر صورت مرکزی ریزرو فنڈ میں جمع ہونا چاہئے بقیہ ۱۰/۹ حصہ مقامی مستحقین میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ البتہ اس امر کا فیصلہ کرنا مجلس عاملہ کی ذمہ داری ہے یکہ اس ۱۰/۹ حصہ میں سے بھی کس قدر رقم لوکل مستحقین میں تقسیم کیا جائے اور کس قدر مرکز میں بھجوائی جائے۔ ہر جماعت میں صدقۃ الفطر کی آمد و خرچ کا باقاعدہ حساب رکھا جانا ضروری ہے۔

۳) اس امر کی تسلی کر لی جائے کہ صدقۃ الفطر کی ادائیگی مقررہ شرح کے مطابق ہو رہی ہے اور یہ کہ مستحقین میں امداد کی تقسیم عید سے قبل کر دی گئی ہے۔

۴) ہر فرد جماعت کو اس بات کی بھی تاکید کی جائے کہ وہ حسب توفیق عید فنڈ میں بھی ادائیگی کرے۔

جملہ امراء/صدر صاحبان اور سیکرٹریان مال سے گزارش ہے کہ وہ صدقۃ الفطر اور عید فنڈ سے متعلق ان ہدایات کی پابندی فرمائیں۔ جزاکم اللہ خیرا۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

رمضان المبارک کا مقدس مہینہ اور ادائیگی زکوٰۃ

دوست یہ بات بخوبی جانتے ہیں کہ زکوٰۃ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک رکن ہے۔ اور ہر صاحب نصاب مسلمان کیلئے اس کی ادائیگی ایک اہم شرعی فریضہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ احادیث سے ثابت ہے کہ رمضان المبارک کے مقدس ایام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بے انتہا صدقہ و خیرات فرمایا کرتے تھے اور آپ کا ہاتھ تیز ہوا کی طرح چلتا تھا۔ پس احباب جماعت کو بھی چاہئے کہ اپنے پیارے آقا اور مطاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں وہ اس مبارک اور بابرکت مہینہ میں جہاں اپنے لازمی چندہ جات کی ادائیگی کی طرف توجہ کریں وہاں صاحب نصاب احباب ابھی سے اپنی زکوٰۃ کا حساب کر کے واجب الادا زکوٰۃ کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ فرمادیں۔

فریضہ زکوٰۃ کی اہمیت اور اس کی ادائیگی کے صحیح طریق سے عدم واقفیت کے باعث اکثر جماعتوں اور صاحب نصاب افراد کی طرف سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ انہیں اپنی زکوٰۃ کی رقم مقامی مستحقین یا ضرورت مند رشتہ داروں میں ہی تقسیم کرنے کی اجازت دی جائے۔ اس غلط رجحان کی اصلاح کیلئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ ۵-۱۱-۹۹ میں ہدایت فرمائی ہے کہ:-

''زکوٰۃ کے متعلق بعض لوگ لکھتے ہیں کہ ہمیں یہاں اپنے رشتہ داروں میں زکوٰۃ دینے کی اجازت دی جائے زکوٰۃ مرکزی بیت المال میں جمع ہونی چاہئے۔ کسی شخص، کسی فرد واحد کو اجازت نہیں کہ اپنے مال میں سے زکوٰۃ ادا کرنے کیلئے اپنے غریب بھائیوں وغیرہ کو چنے۔ غریب بھائیوں کو جو چنتا ہے اس کو مرکز کو لکھنا چاہئے کہ ہمارے ہاں اتنے غریب ہیں۔ پھر خواہ بھائی ہوں یا غیر بھائی ہوں، ان سب کیلئے کھلی زکوٰۃ کی رقم ادا کی جائے گی۔ تو ایک آدمی کی زکوٰۃ تو کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتی۔ اور اگر وہ کچھ بھی اپنے عزیزوں پر ہی خرچ کرے گا۔ اس میں دنیاوی منفعت شامل ہو جاتی ہے''۔

جملہ سیکرٹریان مال کو چاہئے کہ اپنی اپنی جماعت کے صاحب نصاب احباب کو اس فریضہ کی طرف توجہ دلائیں تا کہ زکوٰۃ کی مد میں زیادہ سے زیادہ وصولی ہو سکے۔ اگر ہمارے احباب اور ہماری بہنیں پورے طور پر جائزہ لیں تو بفضل تعالیٰ اکثر گھروں سے کچھ نہ کچھ زکوٰۃ نکل سکتی ہے۔ چونکہ افراد جماعت عموماً اپنی زکوٰۃ رمضان المبارک میں ہی ادا کرتے ہیں اسلئے صاحب نصاب احباب و مستورات کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ جلد از جلد اس فریضہ کی بجا آوری کی طرف توجہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)